Vol. II
No 16

Tuesday
1st July, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Page
Starred Questions And Answers	1015—1056
Unstarred Questions And Answers	1056—1057
Legislative Business	1057—1058
Discussion on Non-official Resolution No. I	1058—1093

Price : Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, 1st July, 1952

(Sixteenth day of the Second Session)

The Assembly met at two of the clock

[Mr Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker : Let us take up questions Shri A Raja Reddy

Distribution of Lands

*82 *Shri A. Raja Reddy* (Sultanabad) Will the hon. Minister for Revenue (Chief Minister) be pleased to state :

(1) Is the Government exhausting all the Poramboke and Banchari lands in the villages under the Harijan uplift ?

(2) Is it a fact that such distribution of land is affecting village economy of grass and other matters relating to it ?

ہوم منسٹر (شری دگمبر راؤ بندو) - پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ پرمبوک زمینات چرائی کیلئے تقسیم نہیں کیجارہی ہیں - پہلے اسکا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ ۱۰ فیصد اراضی چرائی کیلئے محفوظ رہے - دوسرے جزو میں جو خیال ظاہر کیا گیا ہے اسکے جواب کی ضرورت نہیں ہے -

شری اے - راج ریڈی - کیا حکومت اس امر کا اطمینان حاصل کررہی ہے کہ گھاس کیلئے جو جگہ ہے وہ کم ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اسکے بارے میں خاص احکام دئے گئے ہیں کہ اسکا خیال رکھا جائے -

Transfer of Government Servants

*115 *Shri A Raja Reddy* Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that Government servants are transferred from Telangana to Marathwada and *vice versa* ?

(2) Whether the Government is aware of the resulting inconvenience and difficulty caused to the officers concerned, in the matter especially due to the change in the medium of instruction in respect of their children's education ?

1

(3) Whether there is any difficulty in the way of solving this problem by restricting transfer to the linguistic areas ?

شری دگمبر راؤ بندو- پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ گزیٹیڈ آفسرس کی حد تک ایسا ہوتا ہے - ایک ہی ایریا (Area) میں آفیسرس کو رکھا جائے تو نامناسب ہوگا۔ اسلئے ان کو الگ الگ جگہ پر بھیجنا ضروری ہوتا ہے - البتہ نان گزیٹیڈ ملازمین کی حد تک اس کا لحاظ رکھاجاتا ہے کہ وہ جس ایریا کے رہنے والے ہوں انہیں وہیں متعین کیاجائے۔

ایک آنر یبل ممبر کیا گزیٹیڈ آفیسرس کے تبادلہ سے عوام کو تکلیف نہیں ہوتی ؟

شری د گمبر راؤ بندو - گورنمنٹ انتظامی نقطہ نظر سے ایسا کرتی ہے - گزیٹیڈ آفیسرس کے ویو (view) سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ انتظام کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے کہ کس آفیسر کو کہاں رکھنا چاہئے - جس کو جہاں رکھنا مناسب سمجھا جائے وہیں بھیجا جاتا ہے -

ایک آنر یبل ممبر - عدالتی عہدہ داروں کا اگر ایک سمت سے دوسری سمت میں تبادلہ کیا جائے تو وہاں کی زبان نہ جاننے کی وجہ سے کیا انصاف کرنے میں دشواری نہیں ہوتی اور کیا اس سے رعایا کو بھی دشواری نہیں ہوتی ؟

شری د گمبر راؤ بندو - آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہائر گریڈ سرویسیس (Higher Grade Services) آل انڈیا بیسس (All-India Basis) پر ہوتی ہیں- اسکے تحت آفیسرس ایک پراونس (Province) سے دوسرے پراونس کو بھیجے جاتے ہیں - دقت ضرور ہوتی ہے - اسی لئے آفسرس کا دو تین زبانیں جاننا ضروری ہوتا ہے -

شری اے - راج ریڈی - سررشتہ داران کا تبادلہ تلنگانہ سے مرہٹواڑی میں اور مرہٹواڑی سے تلنگانہ میں کیا جاتا ہے تو کیا اس سے ان کے چونکہ تعلیم میں دشواری نہیں ہوتی ؟ کیونکہ تلنگانہ میں تلنگی پڑھائی جاتی ہے اور مرہٹواڑی میں مرہٹی - اس طرح لینگویجس (Languages) بدل جانے کی وجہ سے انہیں دشواری ہوتی ہے - کیا اسکے لئے یہ انتظام نہیں کیا جاسکتا کہ انہیں ایک ہی سمت میں رکھا جائے؟

شری د گمبر راؤ بندو - عام طور پر اس سلسلہ میں یہ ہدایات دیگئی ہیں کہ جہاں تک ہوسکے ملازم کو اسی ایریا (Area) میں رکھا جائے جہاں کی زبان سے وہ واقف ہو -

श्री. माणिकचंद पहाडे (फुलम्री) : गजीटेड् मुलाजमीन को कितनी मुदत तक् अेक जगह् रखने के अह्काम हे ?

شری دگمبر راؤ بندو- عام طور پر دو تین سال کے بعد گزیٹیڈ آفیسرس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسفر (Transfer) کیا جاتا ہے -

ایک آنریبل ممبر - کیا آپ اس گنتی کا حوالہ دے سکتے ہیں جسکے تحت یہ احکام جاری کئے گئے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - گنتی کا حوالہ میرے پاس نہیں ہے -

श्री. माणिकचंद पहाडे : तालुका सिल्लोड और भोकरदन की मिसाल पेश कर सकता हूं। वहां ३२-३२ साल से अबतक अैसे मुलाजमीन मौजूद हैं जिनके तबादले नही हुवे।

شری دگمبر راؤ بندو - میں واقف نہیں ہوں - اگر کوئی خاص کیس (Case) ریپریزنٹ (Represent) کیا جائے تو میں دریافت کرونگا -

شری انا جی راؤ گوانے (پربھنی) - کیا آنریبل ممبر کو یہ معلوم ہے کہ پربھنی ضلع کے جن ریونو آفیسرس کا تبادلہ ہوا وہ محض ابوزیشن پارٹی سے کوآپریشن کرنے کی وجہ سے ہوا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - تبادلہ کے وقت کسی پارٹی سے کوآپریشن کرنے یا نہ کرنے کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ تبادلے انتظاماً ہوتے ہیں -

An hon. Member : Is the hon. Minister aware that sometimes officers are transferred even within a week's time of their taking charge of office ?

شری دگمبر راؤ بندو - بعض مرتبہ ضرورت محسوس ہوتی ہے -

Bribes from Villagers

*167. *Shri A. Gurva Reddy* (Siddipet) : Will the hon. Minister for Revenue (Chief Minister) be pleased to state:

(1) Whether it is a fact that the inhabitants of village Dharmajipet in Siddipet taluq submitted a petition to the Deputy Collector, alleging that the village Congress President and the Revenue Inspector of concerned circle collected Rs. 2,000 as bribe from the villagers ?

(2) If so, whether the Deputy Collector enquired into the matter ?

(3) If not, for what reasons ?

شری دگمبر راؤ بندو - دریافت پر معلوم ہوا کہ دھرماجی پیٹھ تعلقہ سدی پیٹھ کے گاؤں والوں کی طرف سے شکایتی درخواست پیش نہیں ہوئی - بلکہ پی - ڈی - ایف - (P.D.F.) کے ایک سکریٹری نے ایک شکایتی درخواست پیش کی کہ گاؤں والوں سے مقامی کانگریس کے پریسیڈنٹ نے ۲ ہزار روپیے حاصل کئے - اسکی تحقیقات کرنے کے لئے تحصیلدار کے نام احکام دے گئے - معلوم ہوا کہ تحصیلدار نے تحقیقات کیلئے ۲۸ جون کی تاریخ مقرر کی - اسکے بعد کوئی رپورٹ نہیں آئی - رپورٹ کا انتظار ہے -

شری گرواریڈی - کیا اس درخواست پر گاؤں والوں کی دستخطیں نہیں ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے پی - ڈی - ایف - کے ایک لوکل ورکر (Local worker) نے یہ درخواست پیش کی تھی -

شری گرواریڈی - جو درخواست پیش کیگئی ہے اوسپر گاؤں والوں کے دستخط ہیں یا نہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - درخواست میرے پاس نہیں ہے -

شری گرواریڈی - پھر یہ کیسے کہا گیا کہ پی - ڈی - ایف - کی جانب سے یہ درخواست پیش ہوئی؟

شری دگمبر راؤ بندو - رپورٹ سے معلوم ہوا -

شری داجی شنکر (عادل آباد) - اس پر دستخطیں ہیں یا نہیں کیسے معلوم ہوا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ماتحت عہدہ داروں کی جو رپورٹ آئی اوس سے معلوم ہوا کہ پی - ڈی - ایف - کی جانب سے درخواست پیش ہوئی - دستخطوں کے متعلق معلوم نہیں ہوا کیونکہ درخواست وہیں رہتی ہے اور ہمارے پاس صرف رپورٹ آتی ہے -

Laoni Rules

*169. *Shri Amba Das Rao* (Yadgir) : Will the hon. Minister for Revenue (Chief Minister) be pleased to state :

(1) What is the area of the land that can be brought under special Laoni Rules in the State for purposes of distribution to Harijans ?

(2) What is the area that has been distributed so far under the above Rules ?

شری دگمبر راؤ بندو - خاص لاؤنی رولس کے تحت کوئی ایریا مختص نہیں کیا گیا - لیکن جتنی بھی خارج کھاتہ ، پرمپوک اور کائران وغیرہ زمینات اویلابل (Available) ہوسکیں وہ قواعد کے تحت تقسیم کیجاتی ہیں - ایسے ہی احکام دئے گئے ہیں - اس طرح کی زمین پوری ریاست بھر میں دو لاکھ ایکر ہوگی - یہ اندازہ ہے - اب تک (۲۸۰۱) ایکر زمین اسطرح تقسیم کیگئی ہے جسمیں (۳۶۲) ایکر تری ہے اور یہ تقسیم اضلاع نالگنڈہ ،ورنگل اور کریم نگر میں ہوئی ہے -

ایک آنریبل ممبر - جو تقسیم عمل میں لائی جاتی ہے اوسکے تحت ہر شخص کو کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا رقبہ دیا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اسکی تفصیل معلوم نہیں ہے -

شری گنپت راؤ وا گھمارے (دیگلور۔ محفوظ) - جو لوگ ۱۰ سال سے زیادہ عرصہ سے زمین پر کاشت کر رہے ہیں ان کے نام پٹہ کیوں نہیں کیا جاتا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ پٹہ ہی کی کارروائیاں ہیں - پٹہ کیا جاتا ہے اور اسطرح سے تقسیم کیجاتی ہے -

شری گنپت راؤ وا گھمارے - اراضی کی تقسیم میں کونسے اصول ملحوظ رکھے جاتے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اصول یہ ہے کہ ہریجن اور بیک ورڈ کمیونٹی (Backward Community) کے لوگ اور وہ لوگ جو لیانڈلیس لیبررس (Landless Labourers) ہیں ان کو زمینات دیجاتی ہیں -

ایک آنریبل ممبر - بیک ورڈ کمیونٹی سے کیا مطلب ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں آف ہینڈ (Off-hand) تو نہیں بتاسکتا۔ بھارت کے جاتیوں کی جو فہرست تیار کیگئی ہے اوسکے مطابق چند لوگ ایسے ہیں جو ہریجنوں میں سامل نہیں ہیں بلکہ ان کا درجہ کچھ نیچا سمجھا جاتا ہے -

شری گنپت راؤ وا گھمارے - جب ان لوگوں کے نام پٹہ نہیں ہوتا تو کیا ہر سال ان کو تکلیف نہیں ہوتی ؟

شری دگمبر راؤ بندو - پٹہ ہی کی تو کارروائیاں ہوتی ہیں -

ایک آنریبل ممبر - دوسرے اضلاع میں کیوں زمین تقسیم نہیں کیگئی ؟

شری دگمبر راؤ بندو - صرف ۳ اضلاع میں کام شروع کیا گیا ہے - دوسری جگہ نہیں کیا گیا -

شری گنپت راؤ وا گھمارے - میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ پٹہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہورہی ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - میں نے جواب دیدیا ہے کہ یہ زمین پٹہ پر ہی دیجاتی ہے۔

ایک آنریبل ممبر - کیا دیگر اضلاع میں بھی زمین تقسیم طلب ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - جتنی زمین موجود ہے تقسیم کیجارہی ہے -

شری گروا ریڈی - کیا یہ صحیح ہے کہ "کانگریس آرگنائزیشن (Congress Organisation) کی جانب سے ایسی زمینات تقسیم کیجارہی ہیں" ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ غلط ہے - کلکٹر کے ذریعہ سے تقسیم کیجارہی ہیں -

ایک آنریبل ممبر - کیا یہ صحیح ہے کہ لاؤنی کی کارروائیوں میں تاخیر ہورہی ہے

شری دگمبر راؤ بندو - کہاں تاخیر ہورہی ہے اسکے بارے سے ریپریزنٹ (Represent) کیاجائے تو انتظام کیا جائیگا ۔

श्री. माणिकचंद पहाडे :– क्या यह सही है की कलेक्टर की तरफ से सर्क्यूलर (Circular) निकाला गया है की जमीन गाववालों में तकसीम की जाय ?

شری دگمبر راؤ بندو- مجھے اسکی اطلاع نہیں ۔

شری جی. راجه رام(آرمور -کیا یه صحیح ہے که شکم تالاب کی زمین پہلے ہریجنوں کوکاشت کیلئے دیجاتی تھی اور اب وہ ہراج کیجارہی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ایسا کوئی واقعه نہیں ہے ۔

Government Appointments

*170. *Shri Amba Das Rao :* Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that the Government has laid down a principle that $12\frac{1}{2}\%$ of the Government appointments should be reserved for scheduled castes and the scheduled tribes and that a circular was issued by the General Administration Department in this regard ?

(2) If so, what was the percentage of the scheduled castes and tribes in Government services before issuing the above circular and after it was issued ?

(3) Whether any further measures have been taken by the Government to ensure the above percentage ?

شری دگمبر راؤ بندو - پہلے جزو کا جواب ہے که ہاں، ½۱۲ فیصد ہریجنوں اور ٹرائبل لوگوں کو جگه دینے کیلئے سرکولر نکالا گیا ہے - اسطرح اس سرکولر کے پہلے ٹرائبل اور ہریجنوں میں سے جو لوگ لئے گئے تھے ان کا پروپوشن (Proportion) (۱٫۰۵)تھا اور سرکولر نکالنے کے بعد یه پروپوشن (۳٫۰۲) ہوگیا ہے ۔

Shri K.R. Veerasawmy (Kalvakurti-Reserved) : Is the hon. Minister aware of what other neighbouring States are doing with regard to Scheduled Castes in the matter of transfer, promotion, etc. ?

شری دگمبر راؤ بندو - دوسرے اسٹیٹس کے معلومات ہم کو نہیں ہیں ۔

Shri K.R. Veeraswamy : May I know the actual representation given to the Scheduled Castes in the State services ?

شری دگمبر راؤ بندو. میں نے بتلایا ہے کہ سرکولر نکلنے کے بعد پروبورشن ۳۴۲ ہوگیا ۔

Shri K. R. Veeraswamy : Is the hon. Minister aware that in the Social Services Committee, of which the hon. Minister is the Chairman, representatives of the Scheduled Castes are being ignored ?

Shri D. G. Bindu : I do not think so.

Shri K. *R. Veeraswamy :* Two organisations of the scheduled castes had applied and their applications were rejected.

Shri D. G. Bindu : I have no information.

Jagirdars' Family Members

*223. *Shri Laxman Konda* (Asifabad-General) : Will the hon. Minister for Revenue (Chief Minister) be pleased to State :

(1) Whether the members of Jagirdar family have been given any special preference in the selection for Tahsildars and Deputy Collectors' posts and whether they have been exempted from the general rules regarding appointments ?

(2) If so, what are the reasons for it ?

(3) When was the decision taken to accord special preference to members of the Jagirdars' families ?

(4) Whether this decision was taken at Cabinet level ?

(5) Whether the present Government intends to justify this decision and follow it ?

شری دگمبر راؤ بندو - نومبر سنه ۴۹ء میں اس زمانه کی گورنمنٹ آف حیدر آباد کی کیابینٹ نے فیصله کیا تھا که جاگیرات کے حاصل کرنے کے سلسله میں عام جاگیرداروں کے خاندان کے جو بھی لوگ ھیں ان کو سرویسس میں خاص رعایت دیجائے اور ان کا تقرر موزونیت کے لحاظ سے کیا جائے - اور ان لوگوں کے ساتھ پرفرنشیل ٹریٹمنٹ (Preferential Treatment) کیا جائے - کیابینٹ کے اس ڈیسیشن (Decision) کی بناء پر کچھ لوگوں کا اپائنٹمنٹ کیا گیا ـ

شری لکشمن کونڈا - جن لوگوں کا تقرر کیا گیا ھے اونکی تعداد کیا ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ـ تعداد کا کچھ پته نهیں چلا ـ یه حکم اس کیا بینٹ سے ھوا ـ

ایک آنریبل ممبر - جب آپ یه رعایت دیر رہے ھیں تو کیا ان کے کمپنزیشن (Compensation) میں کچھ کمی کیجارھی ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ معلوم نہیں ہوا ۔

شری لکشمن کونڈا ۔ کتنے عرصہ کے لئے یہ خاص رعایت رکھی جائیگی ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ اسکا تعین نہیں ہوا ۔

شری لکشمن کونڈا ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ انکے لئے معیار قابلیت کو گھٹا کر رکھا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کیابینٹ کی طرف سے کمیشن کو خاص طور پر ایسے احکام دئے گئے تھے ۔ لیکن عمل سروس کنڈکٹ رولس (Service Conduct Rules) کے تحت کیا جائیگا ۔

شری لکشمن کونڈا ۔ جاگیرداروں میں بہت سے غریب جاگیردار ہیں جنکو صرف ۵ روپیہ منصب ملتی ہے ۔ کیا انکے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ اسکے کیٹیگریز (Categories) کی تخصیص نہیں ہے ۔

Shri Pulla Reddy (Alampur Gadwal General): May I know from the hon. Minister whether the decision of the Cabinet was taken after the abolition of Jagirs or before?

شری دگمبر راؤ بندو ۔ ڈیفنیٹلی (Definitely) کہنا مشکل ہے ۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ جاگیرات کے انضمام کا مسئلہ زیر غور تھا ۔

Shri Pulla Reddy: Is it after the abolition of the Jargirs or before?

شری دگمبر راؤ بندو ۔ جاگیرداری کا ابالیشن (Abolition) تو صحیح معنوں میں اسوقت سمجھا جائیگا جبکہ جاگیرابالیشن رزولیوشن آئیگا ۔

شری لکشن کونڈا ۔ کیا اسوقت ہماری کانگریس کے نیتا منسٹری میں گئے تھے ؟

شری پلا ریڈی ۔ جب جاگیرات ہی باقی نہیں رہے تو نوکری کس کو دیگی ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ جو جاگیرداروں کے وارث ہیں انکو دیگی ۔

شری لکشمن کونڈا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں .....

Mr. Speaker: Order, Order.

شری پلا ریڈی ۔ جاگیرداروں کو تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر کے پوسٹس پر امپلائے (Employ) کیا گیا ہے ۔ اسکے کیا وجوہات ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - کوئی خاص مقصد نہیں تھا - جو جائدادیں نظر آئیں حکومت نے ان پر اپائنٹ (Appoint) کیا -

شری لکشمن کونڈا - جاگیردار کے نام سے داشتدلڑ کے کو اپائنٹ کیا گیا ہے - ایسا کیوں ہوا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ریکارڈ سے پتہ نہیں چلتا - مجھے اسکا علم نہیں ہے -

شری اناجی راؤ - کیا جاگیرداروں کے تقرر کے وقت پیونس یا کلرکس کی جائدادیں خالی نہیں تھیں ؟

(Not answered)

شری جی - هنمنت راؤ (ملنگ) - کیا جاگیرداروں کو ملازمت دینے کے بعد ان کا کمپنسیشن (Compensation) بند کردیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اسکی کوئی صراحت نہیں ہے -

شری اودھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) - کیا تقررات میں پبلک سروس کمیشن کا سوال بھی آتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - تقررات کی صراحت کردیگئی ہے -

شری پلا ریڈی - جاگیرداروں کو جو ترجیح دیجارہی ہے تو کیا اسکے ساتھ ساتھ انکے کمپنسیشن میں بھی کمی کیجائیگی ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اسکا جواب دین مرتبہ دیا جاچکا ہے -

شری اناجی راؤ گوانے - میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا - میں نے یہ پوچھا تھا کہ جس وقت جاگیرداروں کا تقرر ہوا اسوقت کیا پیونس (Peons) اورکلرکس (Clerks) کی جائیدادیں خالی نہیں تھیں جن پر انکا تقرر کیا جاتا ؟

(Not answered)

Detenus, Convicts and Prisoners

*76 A. *Shri A. Raja Reddy :* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) The number of (a) Communist detenus, and (*b*) Communist Convicts in State Jails at the time of General Elections in the State ?

(2) The number of Communist prisoners released during the General Elections ?

(3) The number of Communist prisoners who filed nominations for election to the State Assembly and Parliament ?

(4) Whether any of such prisoners were released after their nominations ; if so, when ?

شری دگمبر راؤ بندو - دسمبر سنہ ۱۹۵۱ع کے آخر میں ۴۲۶ کمیونسٹ ڈٹینوز (Communist detenus) تھے - جنوری سنہ ۱۹۵۲ع کے آخر میں ۵۳۸ کمیونسٹ ڈیٹینوز تھے -

جزو (۱) میں (بی) کا جواب یہ ھے کہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۵۱ع کو ۹۰ کمیونسٹ کنوکٹس (Communist convicts) تھے -

دوسرے جزو کا جواب یہ ھے کہ جنرل الکشن کے سلسلہ میں جو رھائیاں ھوئیں ان میں کنوکٹڈ (convicted) یا انڈر ٹرائل (under trial) نہیں تھے - جو ڈیٹنیوز (Detenus) رلیز (Release) کئے گئے انکی تعداد یہ ھے -

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۵۱ع سے ۳۱ دسمبر سنہ ۵۱ تک	۲۰۴
یکم جنوری سنہ ۵۲ تا ۱۵ جنوری سنہ ۵۲	۹۵
۱۶ جنوری تا ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۵۲ع	۴۰

اس طرح جملہ ۳۳۹ ڈیٹینوز ریلیز کئے گئے ھیں -

جزو ۳ کا جواب یہ ھے کہ ۸ کمیونسٹ ڈیٹینوز نے اسمبلی اور پارلیمنٹ کیلئے نامینیشن پیپر (Nomination Paper) داخل کئے -

جزو ۴ کا جواب یہ ھے کہ نامینیشن داخل کرنے کے بعد جن لوگوں کو ریلیز کیا گیا ایسے لوگوں کی تعداد ۱۱ ھے - وہ ۵ دسمبر ۱۹۵۱ع کو رلیز کئے گئے -

شری جے - بی - متیال راؤ (سکندرآباد - محفوظ) - کیا یہ صحیح ھے کہ کمیونسٹ ڈیٹنیوز نے جیل سے باھر نکلتے ھی پی - ڈی - ایف - کا نام رکھہ لیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں سمجھتا ھوں کہ انکے رلیز ھونے سے پہلے بھی پی - ڈی ایف - پارٹی موجود تھی -

P.D.F. Workers

*76. B. *Shri A. Raja Reddy :* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) Whether any workers of the Peoples Democratic Front were arrested during Elections at Nalgonda, Jagtiyal, Sultanabad and Peddapalli ?

(2) If so, their number ?

شری دگمبر راؤ بندو- الکشن کے زمانے میں پدا پلی میں دو ، جگتیال میں ایک، اور سلطان آباد میں ایک ، اسطرح جملہ چار گرفتاریاں ہوئی ہیں - نلگنڈہ میں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی -

شری بی-ڈی-دیشکھ (بھوکردن - عام) - ان گرفتاریوں کے وجوہ کیا ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو- انکا عمل -

Preventive Detention Act

*76. C. *Shri A. Raja Reddy :* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) The number of detenus whose cases were examined by the Advisory Board constituted under the Preventive Detention Act after the General Elections ?

(2) The number of cases in which the Advisory Board recommended release ?

(3) Whether the Government accepted the recommendations of the Advisory Board in toto ?

(4) The number of cases, if any, in which the recommendations of the Advisory Board were rejected ?

(5) The number of detenus released ? and

(6) The number of detenus in Jail ?

شری دگمبر راؤ بندو - الکشنس کے بعد ۱۶۰ کیسس(Cases) کی اڈوائزری بورڈ (Advisory Board) میں جانچ ہوئی ہے - اڈوائزری بورڈکی سفارشات میں ۶۲ لوگوں کو ٹمپر بری (Temporary) طور پر ریلیز کرنے کےلئے اور ۱۸ کیسس میں ان کنڈیشنل ریلیز (Unconditional release) کی سفارش ہوئی ہے -

تیسرے جزو کا جواب ہے " ہاں " -

بورڈ نے جتنے بھی رکنڈیشن(Recommendations) دئے ہیں گورنمنٹ نے انہیں مان لیا ہے - کوئی کیس ایسا نہیں ہے جس میں بورڈ کے ریکمنڈیشن کو ریجکٹ(Reject) کیا گیا ہو-اسطرح ٹمپریری اور ان کنڈیشنل ریلیز ہونے والوں کی جملہ تعداد ۸۱ ہوتی ہے - گورنمنٹ نے اپنے طور پر جنکو ریلیز کیا ہے انکی تعداد ۱۱۷ ہے - جیل میں جو ڈٹینیوز ہیں انکی تعداد ۳۱ - مئی سنہ ۱۹۵۲ع کو ۳۷۱ تھی - میرے معلومات کے لحاظ سے اب تک اس میں سے بھی ۱۰۰ آدمی چھوٹ گئے ہیں - باقی تعداد تقریباً پونے تین سو ہے -

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) - ایسے کتنے کیسس ھیں جنہیں ایڈوائزری بورڈ کے ریکمنڈیشن (Recommendations) کی بنا پر ریلیز کیا گیا لیکن پھر ان پر ری ارسٹ (Rearrest) کرلیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - مجھے دریافت کرنا پڑیگا -

شری گرواریڈی - کیا یہ صحیح ہے کہ اڈوائزری بورڈ گورنمنٹ سے پوچھنے کے بعد ریلیز کرتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اڈوائزری بورڈ اسی کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ ریکارڈ کے لحاظ سے گورنمنٹ کو اڈوائس کرے -

شری گرواریڈی - اڈوائزری بورڈ کے کتنے ریکمنڈڈ (Recommended) کیسس ابھی رہا ہونے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - کوئی ایسا کیس پنڈنگ (Pending) نہیں ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے (اپا گوڑہ) - گورنمنٹ نے جو ۱۱ رھائیاں کی کیا انکے کیسس اڈوائزری بورڈ کے پاس پیش کئے گئے تھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - پہلے جو پیش کئے گئے تھے - انکی سفارش کی بنا پر جیل میں رکھا گیا - لیکن ری کنسیڈریشن (Reconsideration) کے بعد گورنمنٹ نے ان لوگوں کو چھوڑا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اسکے معنی یہ ہوئے کہ اڈوائزری بورڈ کا مشورہ غلط بھی ہوسکتا ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - فائنل اتھاریٹی (Final Authority) تو گورنمنٹ ہی کی ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یا یہ کہ فارمالٹیز (Formalities) کے بغیر حالات کے تقاضہ کے لحاظ سے گورنمنٹ اڈوائزری بورڈ کے مشورہ کے بغیر بھی چھوڑ سکتی ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - بہر حال گورنمنٹ کو ہو یا اڈوائزری بورڈ کو ہو جانچنا تو پڑتا ہی ہے -

श्री. नरेंद्र (कारवान) : क्या यह सही है की अडवाइजरी बोर्ड की सिफारिश के बाद जों लोग रिहा हुवे थे वे दोबारा किसी अिल्जाम में गिरफ्तार हुवे हैं ?

شری دگمبر راؤ بندو - ایک دو کیسس ایسے ہیں - لیکن عام طور پر ایسا کوئی کیس نہیں -

श्री. नरेंद्र: अैसी शिकायतों की बिना पर जो गिरफ्तारिया हुवी है अुनकी तादाद क्या है ?

شری د گمبر راؤ بندو - کوئی خاص تعداد نو نہیں بتائی جاسکتی -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - جنکے بارے میں سکایت ہیں ہے انکی تعداد کتنی ہے ؟

شری د گمبر راؤ بندو - جنکی شکایت ہوئی ہے وہ تعداد تو بتلائی جاسکتی ہے۔ لیکن جنکی شکایت نہو وہ کیسے معلوم کی جاسکتی ہے ؟

شری کے۔ایل۔ نرسمھا راؤ (یلندو عام) - بغیر کسی شکایت کے کتنی گرفتاریاں ہوئی ہیں ؟

شری د گمبر راؤ بندو - یہ نہیں کہہ سکتا -

شری ایم۔ بچیا (سربور) - اڈوائزری کمیٹی کے ریکمنڈ کرنے کے بعد بھی کچھ دنوں تک جیل میں رکھاجاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے ؟

شری د گمبر راؤ بندو - میرے سامنے ایسے کوئی کیسس نہیں ہیں۔

شری جی۔ راجہ رام - کیااڈوائزری کمیٹی بنانے کا ادھیکارصرف کانگریس ہی کو ہے ؟

شری د گمبر راؤ بندو کانگرس سے اس کا تعلق نہیں ہے - بلکہ اس میں ھائیکورٹ ججس (High Court Judges) کے کیڈر (Cadre) کے لوگ لئے جاتے ہیں -

Non-matrics in Jail Department

*108. *Shri G. Hanumanth Rao :* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) Whether any non-matriculates have been recently promoted to Gazetted posts in Jail Departments ?

(2) If so, what are their special qualifications ?

(3) Whether non-matriculates are eligible for gazetted posts ?

Mr. Speaker : I think this question has been answered several times.

شری د گمبر راؤ بندو - تین چار بار اس کا جواب دیا گیا ہے - کیا اسکے بعد بھی اس وقت جواب کی ضرورت ہے ؟

Mr. Speaker : I do not think Shri G. Hanumant Rao wants his question to be answered.

Shri G. Hanumanth Rao : I want the answer.

Shri V. D. Deshpande : It is possible that the Government might have changed their policy.

Mr. Speaker : Not in a day or two.

Shri D. G. Bindu : (1) There are two such officers, Shri Mulchand and Shri Bhiryani, holding the posts of Assistant Superintendents and now officiating as Superintendents.

(2) They had worked for 20 years in the Sind Jails Department and had held gazetted ranks before the partition of India.

(3) No. But these officers had joined service in Sind many years ago when these restrictions did not exist. Being refugees, their cases were recommended to the State by the Government of India.

P.A. to Inspector-General of Police

*110. *Shri G. Hanumanth Rao :* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) Whether a non-mulki from Madras has been appointed as the Personal Assistant to the Inspector-General of Police ?

(2) Whether he is now holding a Gazetted post ?

(3) Whether he is a graduate ? and

(4) Whether the concurrence of the Public Service Commission has been obtained for his appointment ?

شری دگمبر راؤ بندو۔ آئی ۔ جی ۔ پی ۔ کے پاس کوئی پرسنل اسسٹنٹ کی جگہ نہیں ہے۔ اسلئے دوسرے سوالات پیدا نہیں ہوتے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ اس سے پہلے جو آئی ۔ جی ۔ پی ۔ تھے انھوں نے ایک صاحب کو اپنے پرسنل اسسٹنٹ کی حیثیت سے مدراس سے بلا کر تقرر کیا تھا ؟ انہیں دوسری سرویس میں ابزارب (Absorb) کیا گیا ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ وہ پرسنل اسسٹنٹ نہیں ہیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ ڈیشپانڈے ۔ تو کیا اسٹینو ٹائپسٹ ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو- ہاں یہ اسٹینو ٹائپسٹ ہیں - وہ مدراس سے آئے ہیں اور ان کا کیس اس وقت پبلک سروس کمیشن کے سامنے ہے -

श्री. नरेंद्र : क्या यह सही है की आई जी. पी ऑफिस में अरुणाचलम पर्सनल् असिस्टन्ट है ?

شری دگمبر راؤ بندو- یہ غلط ہے - وہ اسٹینو ٹائپسٹ ہیں -

श्री. नरेंद्र : क्या आई. जी. पी ऑफिस के स्टेनो टाइपिस्ट को जीपकार दी गयी है ?

شری دگمبر راؤ بندو- جیپ کار کا کوئی سوال نہیں ہے -

Mr. Speaker : Let us proceed to the next question.

Road Transport Department

*113. *Shri G. Hanumanth Rao :* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that two gentlemen (Messrs. Nair and Krishnan) were promoted to gazetted posts in the Road Transport Department ?

(2) Whether the local newspapers protested against their appointment ?

(3) Whether the Road Transport Department is within the purview of the Public Service Commission ?

شری دگمبر راؤ بندو- کرشنن اور نائر کا آر - ٹی - ڈی - میں تقرر ہوا ہے- یہ دونوں پہلے اسٹیٹ منسٹری میں مامور تھے - اب چیف منسٹر کے پرسنل اسسٹنٹ کی حیثیت سے ان کو یہاں بلایا گیا ہے - اس سے پہلے وہ لوگ ملٹری میں کمیشنڈ آفیسرس کی حیثیت سے کام کرتے تھے- اس لئے آر-ٹی-ڈی-میں ان کے تقررات کئے گئے ہیں - آر-ٹی-ڈی-کے محکمہ کے تقررات کا تعلق پبلک سروس کمیشن کے دفتر سے نہیں ہے-

شری وی - ڈی - دشپانڈے -کیا یہ سمجھا جائے کہ خود چیف منسٹر صاحب کی سفارش سے یہ پوسٹ دیا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو- یہ غلط ہے -

شری جے-بی- متیال راؤ -کیا حیدرآباد میں ایسے لوگ نہیں تھے جو اس پوسٹ پر لئے جاسکتے ؟

شری دگمبر راؤ بندو- حیدرآباد میں ایسے لوگ ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی ہوسکتے- نہ ملنے کی وجہ سے ان کو لیا گیا ہے- اس پوسٹ کیلئے ان کا نامنیشن (Nomination) کیا گیا -

ایك آنریبل ممبر - کیا ان کو اسپسل پریفرنس (Special Preference) دیا گیا ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو- میں نے اس کا جواب دیدیا ھے -

ایک آنریبل ممبر - کیا ان کو آر-ٹی-ڈی- کے کام کا تجربہ ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو- چونکہ یہ ملٹری میں کام کرچکے تھے اور ان کو کام کی بھی اچھی طرح مہارت تھی اس لئے لیا گیا ھے -

شری اننت ریڈی (بالکنڈہ) - کیا اس سے آر- ٹی - ڈی - کے سینیر آفسروں کے حقوق تلف نہیں ہوئے ؟

شری دگمبر راؤ بندو- یہ ان کے مقابلہ میں جونیر رھینگے -

شری اننت ریڈی- کیا یہ صحیح ھے کہ یہ ویلوڈی صاحب کے پاس کام کر رھے ھیں اور ان کا تقرر آر- ٹی - ڈی - میں ھے -

شری دگمبر راؤ بندو- ایسا هوسکتا ھے کہ ایک شخص ایک جگہ ملازم ھو اور بلحاظ ضرورت اس سے دوسری جگہ کام لیا جائے -

شری وی -ڈی- دیشپانڈے- کیا حکومت بہتر نہیں سمجھتی کہ " سیزرس وائف بیانڈ ڈاوٹ " (Ceasar's wife beyond doubt) کی طرح ایسی پالیسی اختیار کرے جس میں ڈاوٹ (Doubt) کی مطلق گنجائش نہ هو ؟

شری دگمبر راؤ بندو- " ڈاوٹ " (Doubt) کرنے والے همیشه هی "ڈاوٹ" کرتے رھتے ھیں -

ایك آنریبل ممبر - کیا ڈپارٹمنٹ میں ایسے سینیر لوگ نہیں تھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو- تھے- لیکن ایسی جگہ کیلئے سینیارٹی یا جونیارٹی کا سوال نہیں جبکہ میں یہ کہہ رھا ھوں کہ وہ جونیر رھینگے -

شری لکشمن کونڈا - ان کی تنخواہ کس گنجائش سے دیجاتی ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو- یہ دریافت کر کے جواب دے سکتا ھوں -

श्री. नरेंद्र : जब जिनको काबिलियत कि बिना पर रखा गया हे और आर. टी. डी. के लिये जिनकी काबिलियत कि बिनापर लिया गया है तो वह वेलोडी साहेब के पास क्यों काम कर रहे हैं ?

شری دگمبر راؤ بندو- یہ ریکارڈ سے معلوم نہیں هوتا -

ایك آنریبل ممبر - ان کو کس جگہ پر کنفرم (Confirm) کیا گیا ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو۔ اس کا مجھے پتہ نہیں -

ایك آنریبل ممبر - انہیں غالباً سنہ ۱۹۵۰ع سے کنفرم کیا گیا ھے -

شری دگمبر راؤ بندو - ھوسکتا ھے -

Shri M. S. Rajalingam (Warangal) : Is the Government aware, Sir, that a large number of the public and press was against these appointments ?

شری دگمبر راؤ بندو - مجھے پتہ نہیں -

Shri M. S. Rajalingam : Is the Government aware, Sir, that there had appeared same editorials in certain newspapers with regard to these appointments ?

شری دگمبر راؤ بندو - ھوسکتا ھے -

شری پاپی ریڈی - (ابراھم پٹن - عام) جب چیف منسٹر کے ساتھیوں کو ابزارب (Absorb) کرلیا گیا ھے تو دوسرے منسٹروں کے ساتھیوں کا کیا ھوگا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - دوسرے منسٹرس اس کا جواب دینگے -

شری لکشمن کونڈا - ان کی تنخواہ کیا ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ان کا اپائنٹمنٹ (Appointment) ۴ سو تا ۸ سو کے گریڈ میں ھوا ھے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا کونسلر کے پاس آر - ٹی - ڈی - کے ملازمین کو متعین کیا جاسکتا ھے ؟ کیا آر - ٹی - ڈی - ان کے ما تحت ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ماتحتی کا کوئی سوال نہیں ھے -

Mr. Speaker : Now, let us proceed to the next question.

Maternity Home, Siddipet

*165. *Shri A. Gurva Reddy :* Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that a sum of about Rs. 70,000 was collected in the name of a Maternity Home at Siddipet ?

(2) If so, was it collected as a semi-Government fund ?

(3) Whether any amount out of the sum collected was deposited with the Government ?

(4) Whether it is true that a considerable portion of the collected amount was misappropriated by the President of Taluq Congress Committee ?

(5) If so, whether the Government will enquire into the affair ?

(6) Will the Government publish the accounts of the fund for the information of the public ?

The Minister for Public Health, Medical and Education (Shri Phoolchand Gandhi) : (1) No. What the Government is aware of is that Rs. 24,527-5-8 have been collected.

(2) No. Officials and non-officials have exerted for collections.

(3) The above amount has been deposited with the Tahsil Sub-Treasury.

(4) The hon. Member has to place the facts on table when he is insinuating the misappropriation against a person who is not present in the House.

(5) It is not necessary as the Government is not aware of any misappropriation.

(6) Yes. The detailed accounts of the Fund since the establishment of Maternity Home can be produced any day for publication by the Tahsil, Siddipet.

شری گوپال ریڈی - کیا اسکو کیا جائیگا تا کہ کن کے نام ہیں اور کن کے نام نہیں ہیں یہ معلوم ہوسکے -

श्री फुलचंद गांधी : अगर ऑनरेबल मेंबर चाहते है तो मै तफसीली बताने के लिये तयार हूं।

ایک آنریبل ممبر - کتنی رقم پبلک کی جانب سے جمع ہوئی ہے، کیا آپ بتاسکتے ہیں ؟

श्री फुलचंद गांधी : मालूम नही की पब्लिक से कितनी रकम जमा हुवी है। हमारे पास जो रकम जमा हुवी है वह (२४५२७-५-८) है।

شری وی ڈی دیشپانڈے - کیا عام طور پر یہ سمجھا جائے کہ تعلقہ کا نگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ نے پوری رقم گورنمنٹ کو نہیں دی ہے ؟

श्री फुलचंद गांधी : ऐसा इल्जाम लगाना दुरुस्त नहीं है। इल्जाम लगाने से पहले अस पर गौर करना चाहिये की आया जिसका सुबूत भी पेश किया जा सकता है या नहीं।

شری گنپت راؤ دا گھبارے ۔ کیا ایک فنڈ کی رقم دوسرے کاروبار میں خرچ کی جاسکتی ہے ؟

श्री. फुलचंद गांधी : नहीं। यह रकम जिस काम के लिये मुखत्तिस थी अुसी काम पर वह खर्च की जारही है।

شریمتی شاہجہاں بیگم (برگی)۔ جن لوگوں نے رقم دی ہوگی اس کا اندراج تو ہوگا ۔

श्री. फुलचंद गांधी : गव्हर्नमेंट का जिससे कोई तालुक नही है।

ایک آنریبل ممبر ۔ کیا گورنمنٹ کے پاس پولیس کی طرف سے اس قسم کی رپورٹ وصول نہیں ہوئی کہ اس رقم کا مس اپروپری ایشن (Misappropriation) ہوا ہے ؟

श्री. फुलचंद गांधी : मेडिकल डिपार्टमेंट के पास कोअी शिकायत नही आई शायद होम मिनिस्टर के पास अैसी शिकायत पहुंची हो।

شری گروا ریڈی ۔ کیا آپ ہوم منسٹر سے دریافت کرینگے ؟

श्री. फुलचंद गांधी : ऑनरेबल मेंबर भी अुनसे सवाल कर सकते हैं।

شری پاپی ریڈی ۔ گورنمنٹ کی طرف سے کن کن لوگوں کو رقم وصول کرنے کے لئے ڈیپیوٹ (Depute) کیا گیا ہے ؟

श्री. फुलचंद गांधी : गव्हर्नमेंट की जानिब से किसी को भी डेप्युट नही किया गया।

شری پاپی ریڈی ۔ پھر رقم کیسے جمع ہوئی ؟

श्री. फुलचंद गांधी : ऑनरेबल मेंबर के जैसे व्यक्तियोंने बहुत खुशीसे रकम जमा कराअी।

شری پاپی ریڈی ۔ کیا ٹریژری بنچس (Treasury Benches) کے پاس براہ راست رقم جمع کی گئی ہے ؟

श्री. फुलचंद गांधी : तहसील में जमा की गई है। अगर ऑनरेबल मेंबर पहले सवाल के अुत्तर को नजर में रखें तो मुनासिब होगा।

شری پاپی ریڈی ۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ تحصیل کو ڈیپیوٹ کیا گیا ۔

(Not Answered)

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ پولیس نے جو رپورٹ کی ہے کہ اس رقم میں سے کچھ رقم ....

Mr. Speaker : He denies to have seen this report. He should be given notice.

Shri V.D. Deshpande : Let him say that.

Mr. Speaker : Why should he say that ?

Let us proceed to next question.

Roads in Gulbarga Town.

*209. *Shri K. R. Veeraswamy :* Will the hon. Minister for Local Self-Government be pleased to State :

(1) Whether it is a fact that roads in Gulbarga town are in a very bad condition ?

(2) When were they repaired last ?

(3) What action do the Government intend taking in the matter ?

لوکل سلف گورنمنٹ منسٹر (شری انا راؤ گن مکھی) یہ صحیح ہے کہ گلبرگہ کی سڑکوں کی حالت سنہ ۱۹۵۰ع میں بہت بری تھی - جزو نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ جولائی سنہ ۱۹۵۰ع سے مئی سنہ ۱۹۵۲ع تک کل (۲۳۷۲۷۰) روپیے ۲۷ سڑکوں کی درستگی کے لئے منظور کئے گئے تھے جسکے منجملہ (۹۸۰۳۹) ابتک خرچ کئے گئے ہیں- گلبرگہ کی میونسپالٹی پران کاموں کی تکمیل کی ذمہ داری ہے -

Shri K. R. Veeraswamy : Will the hon. Minister be pleased to state the reasons why inspite of spending so much money, the condition of the Roads in Gulbarga is so bad ?

شری انا راؤ گن مکھی - اسکی وجہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ع میں انکی حالت خراب تھی- (۹۸۰۳۹) روپیے ابتک خرچ ہوچکے ہیں اور تقریباً ایک لاکھ سے اوپر رقم ابھی باقی ہے - گلبرگہ کی میونسپالٹی اسکی ذمہ داری ہے اور وہ یہ کام کر رہی ہے -

Shri K. R. Veeraswamy : Will the hon. Minister be pleased to state why the cement road between Sarana Basappa Temple and the Nutana Vidyalaya High School has become so bad during one year ?

شری انا راؤ گن مکھی - اس کے لئے میونسپالٹی کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ پورے گلبرگہ کی سڑکیں درست کی جاسکیں - آئندہ جو رقم میونسپالٹی میں جمع ہوگی اسکے لحاظ سے سڑکوں کا کام کیا جائیگا -

شری لکشمن کونڈا - سمنٹ کی سڑکیں عموماً ذی اثر لوگوں کے مکانات کی طرف بنائی جاتی ہیں - کیا غریبوں کے مکانات کی طرف بھی بنائی جائینگی ؟

شری انا راؤ گن مکھی - یہ صحیح نہیں ہے - جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں بنائی جاتی ہیں -

شری لکشمن کونڈا - " ضرورت " کا کیا مفہوم ہے ؟

شری انا راؤ گن مکھی - مثلا جہاں پبلک تھرروفیر (Public thoroughfare) کی ضرورت محسوس ہوتی ہے یا جہاں زیادہ آمد و رفت ہوتی ہے وہاں بنائی جاتی ہیں -

شری پاپی ریڈی - کیا یہ صحیح ہے کہ کنٹراکٹرس کو بڑی بڑی رقمیں دیکر سڑکیں بنائی جاتی ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ روڈس (Roads) خراب ہو جاتی ہیں ؟

شری انا راؤ گن مکھی - ریپر (Repair) ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خراب نہیں ہوتیں - ممکن ہے کہ کوئی سڑک پہلے سے ہی خراب ہوگی اور اسکو بعد میں تھوڑا سا ریپر کیا گیا ہوگا -

श्री. नरेंद्र : क्या ऑनरेबल मिनिस्टर यह जानते हैं की अेक साल में सडकें खराब हो जाती हैं ? क्या अिससे यह पता नहीं चलता की लोकलफंड के महकमे में काफी रुश्वतसितानी होती है ?

شری انا راؤ گن مکھی - ممکن ہے کچھ سڑکوں میں جو پہلے بنی ہوئی ہوں کچھ خرابی واقع ہوئی ہو - اگر کسی خاص سڑک کے متعلق آنریبل ممبر پوچھنا چاہتے ہوں تو میں دریافت کر کے جواب دونگا -

شری گنپت راؤ واگھمارے - کیا آپ نے اپنے دورے میں خراب سڑکیں نہیں ملاحظہ فرمائیں ؟

شری انا راؤ گن مکھی - اس وقت سوال گلبرگہ کی سڑک سے متعلق ہے - دوسری جگہ کے متعلق جواب نہیں دیا جاسکتا -

شری شرن گوڑہ (جیورگی - اندولہ) - کیا سڑکوں کی حالت خراب ہونے کا علم آپکو دورے میں نہیں ہوتا ؟

شری انا راؤ گن مکھی - گلبرگہ کی سڑکوں کی حد تک میں یہ کہونگا کہ جن سڑکوں کی حالت اچھی نہیں ہے انکی مرمت کی گئی ہے اور جنکی حالت اچھی ہے انکی مرمت نہیں کی گئی -

شری شرن گوڑہ - کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ مدن ٹاکیز سے دوا خانہ کو جانے والی سڑک پر دھول اڑ رہی ہے ؟

شری انا راؤ گن مکھی - میں ٹکنیکلی (Technically) واقف تو نہیں ہوں البتہ سنا ہوں کہ بارش نہونے کی وجہ سے وھاں کی سمنٹ کی سڑک کھل گئی ھے ۔اسلئے خراب ہوگئی ہوگی ۔

شری پاپی ریڈی - آپ نے کہا کہ ممکن ہے کچھ سڑکیں تھوڑے عرصہ میں خراب ہوگئی ہوں ۔ تو کیا گتہ داروں کا مارجن (Margin) رکھکر تو آپ نے ایسا نہیں کہا ؟

شری انا راؤ گن مکھی - بارش نہونے کی وجہ سے سڑکوں میں خرابی پیدا ہوگئی ہے ۔

شری شرن گوڑہ - کیا آنریبل منسٹر یہ جانتے ہیں کہ بارش کی وجہ سے سڑکیں خراب نہیں ہوئی ہیں بلکہ سمنٹ کا پروپورشن (Proportion) کم رکھنے کی وجہ سے سڑکیں پائیدار نہیں ہوئیں ؟

شری انا راؤ گن مکھی - ھاں اس کا بھی امکان ہے ۔

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں گلبرگہ کی سڑک کے متعلق کافی سوالات ہوئے ہیں اور بحث ہوچکی ہے ۔

Unstarred Questions and Answers

ANTI CORRUPTION SCHEME

75. *Shri M. Buchiah :* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) Whether any case of corruption has been detected under the Anti-corruption scheme?

(2) If so, the number of such cases detected so far?

(3) Whether the Government contemplates any plan to weed out corruption.

Shri D. G. Bindu : (1) Yes.

(2) The Anti-corruption Branch enquired into 148 cases of alleged corruption on the part of Government servants during the period, May 1950 to 1st June, 1952.

(3) Government is determined to put down corruption with a firm hand and with this end in view are considering the conferment of certain powers under the Prevention of Corruption Act and the Criminal Procedure Code to enable certain officers of the Anti-corruption Branch to deal more effectively with corruption cases.

COMMUNISTU DURAMTALU

94. *Smt. S. Laxmibai* (Banswada) : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) Whether the news published in the 'Golkonda Patrika' of 5th June, 1952, under the caption 'Communistu Durantalu' is true?

(2) If so, what steps have been taken by the Government in that matter ?

(3) Whether it is a fact that some communists are collecting money by adopting coercive methods ?

Shri D. G. Bindu : 1. A report was published in the 'Golkonda Patrika' referring to an alleged incident of 26-5-1952. Enquiries go to show that on 27-5-1952, eight P. D. F. workers including Fakir Ahmad and Mastan, belonging to Adidevulapalli created a disturbance in the village and abused Congress workers Pusala Guruvalloo and Ramuloo and assaulted the latter, causing simple injuries.

(2) A case has been registered against the said 8 persons under sections 148 and 324 I.P.C. and investigation is in progress.

(3) A few instances have come to notice.

Legislative Business

Mr. Speaker: Now, let us proceed to the next business. Shri V. D. Deshpande to move for leave to introduce L. A. Bill No. XV. *The Hyderabad Public Security Measures (Repealing) Bill*, 1952.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس سے پہلے کہ میں اپنا بل پیش کروں میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ کیا ریزولیوشن (Resolution) ڈسکشن (Discussion) سے پہلے انٹروڈیوس (Introduce) ھوگا یا اس پر ڈسکشن پورا ھو جانے کے بعد انٹرڈیوس ھوگا ؟

مسٹر اسپیکر - اگر انٹرڈیوس ھو جائے تو اسکا ساسلہ قائم رھیگا و نہ ریزولیوشنس پر ڈسکشن کا سلسلہ ھی چلتا رھیگا ۔

Shri V. D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to introduce L. A. Bill No. XV, *The Hyderabad Public Security Measures (Repealing) Bill*, 1952.

Mr. Speaker : The Question is: "That leave be granted to introduce L. A. Bill No. XV, *The Hyderabad Public Security Measures Repealing Bill* 1952."

The Motion was adopted.

Mr. Speaker: Next, Shri S. Pratap Reddy, to move for leave to introduce L. A. Bill No. XVI, *"The Hyderabad Free and Compulsory Education Bill of* 1952.

Shri S. Pratap Reddy (Wanparti) *:* Mr. Speaker, Sir, I am assured by the hon. Minister concerned that this bill will be brought in as an official Bill. So, I beg leave of the House to withdraw this Bill.

Mr. Speaker : The hon. member need not ask for leave to withdraw the Bill as it has not yet been introduced.

Shri S. Pratap Reddy : Then Sir, I may be allowed to say that I am not moving for leave to introduce the Bill.

Mr. Speaker : Shri S. Pratap Reddy to move for leave to introduce L.A. Bill No. XVII, *The Hindu Law, Indian Enactments Application Bill,* 1952.

Shri S. Pratap Reddy : For the same reasons, I submit, Sir, that I am not moving for leave to introduce this Bill.

Mr. Speaker : Now, we shall take up Resolutions.

Shri V. D. Deshpande : Before the Resolution is taken up, I believe the procedure as to when this Bill should be taken up for the first reading be made clear to the House as per Rule 85 of the Provisional Rules of the Hyderabad Legislative Assembly Rules, which reads as follows :

> "When a Bill is introduced, or on some subsequent occasion, the member in charge may move that the Bill be read a first time : Provided that no such motion shall be made before the expiry of seven clear days from the despatch to each member of a copy of the Bill"

According to this Rule, I hope the Bill has to be circulated amongst the Members.

Mr. Speaker : Before the Bill is taken up for the first reading it has to be printed and published in the official gazette.

Discussion on Non-official Resolution No. I.

Mr. Speaker : Now, there is an amendment to the resolution to be moved by Shri Annaji Rao Gavane reading,—

(*a*) Re-number clause (*a*) of the Resolution as clause (1).

(*b*) Insert the following as clause (2) between clauses (*a*) and (*b*) :

"(2). Regarding Employees in the Factory".

(*c*) Re-number clauses (*b*), (*c*), (*d*), (*e*), (*f*), and (*g*) as sub-clauses (*a*), (*b*), (*c*) (*d*), (*e*) and (*f*) of clause (2).

Shri Annaji Rao Gavane : It was moved on the previous occasion but not in the form as it is here. While I was speaking on the resolution, I moved this amendment.

Mr. Speaker : The hon. Member mentioned it in his speech. Was it actually moved ?

Shri Annaji Rao Gavane : All right, I will move it now.

شری لکشمی نواس گنیروال (رامائن پیٹھ) - دیسپانڈے صاحب نے جو بل موو کیا ہے اسکی کاپیاں ہمیں نہیں ملی ہیں -

مسٹر اسپیکر - لیو (Leave) گرانٹ (Grant) ہو جانے کے بعد ملینگی -

Shri Annaji Rao Gavane : Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to move the following amendment to the resolution :

(*a*) Re-number clause (*a*) of the resolution as clause (1).

(*b*) Insert the following as clause (2) between clause (*a*) and (*b*) :

(2) Regarding Employees in the Factory.

Re-number clauses (*b*), (*c*), (*d*), (*e*), (*f*), and (*g*) as sub-clauses (*a*); (*b*) (*c*), (*d*), (*e*), and (*f*) of clause (2)."

Mr. Speaker : Amendment moved. Shri Annarao Ganamukhi.

شری اناراؤ گن مکھی - مسٹر اسپیکر - اس ریزولیوشن کے بارے میں مین نے اس سے بھی کچھ باتیں کہی نہیں - اور میری تقریر ادھوری رہگئی تھی - اسلئے ابھ ان باتوں کو پہلے دھرانا چاھتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - مگر مختصر طور پر -

شری اناراؤ گن مکھی - ریزولیوشن کی ورڈنگ یہ ہے کہ :-

"This Assembly recommends to the Government that immediate legislation and other steps be taken up in the matter".

4

اس ریزولیوشن کے اسٹیٹ منٹ آف آبجکٹس میں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے انکا مقصد تو ٹھیک ہے - لیکن جو پروسیجر (Procedure) اس کے لئے اختیار کیا گیا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک نہیں ہے - دستور کے لحاظ سے بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو کانکرنٹ لسٹ (Concurrent list) میں ہیں - لیبر کے میدان میں جو قوانین نافذ ہیں وہ ہر اسٹیٹ پر لاگو ہیں - دیکھنا یہ ہے کہ کیا حیدرآباد کا لیجسلیچر اس کے لئے کامپیٹنٹ (Competent) ہے یا نہیں - اس رزلیوشن کا جو آپریٹیو پارٹ (Operative Part) ہے وہ اس قسم کا ہے کہ ایسے ایٹمس کے بارے میں اسمبلی میں لیجسلیشن لانے کے لئے رائے طلب کی گئی ہے - میں اس سلسلے میں جناب کی توجہ دستور کے چند دفعات کی طرف مبذول کراؤنگا - کانسٹی ٹیوشن کے سکشن (۲۴۶) (۲) میں یہ ہے کہ

"Notwithstanding anything in clause (3), Parliament, and subject to clause (1), the Legislature of any State specified in Part A or Part B of the First Schedule also, have power to make laws with respect to any of the matters enumerated in List III in the Seventh Schedule (in this constitution referred to as the "concurrent list.")

اسکے بعد سکشن ۲۵۱ میں یہ ہے کہ

"Nothing in articles 249 and 250 shall restrict the power of the Legislature of a State to make any law which under this Constitution it has power to make, but if any provision of a law made by the Legislature of a State is repugnant to any provision of a law made by Parliament which Parliament has under either of the said articles power to make, the law made by Parliament, whether passed before or after the law made by the Legislature of the State shall to the extent of the repugnancy, but so long only as the law made by Parliament continues to have effect, be inoperative."

سکشن (۲۵۴) (۲) یہ ہے کہ

"Where a law made by the Legislature of the State :—

Provided that nothing in this clause shall prevent Parliament from enacting at any time any law with respect to the same matter including a law adding to, amending, varying or repealing the law so made by the Legislature of the State."

ہمیں انکو سامنے رکھنا ہے -

میں ابھی موقع پر ساتویں شیڈول کا بھی حوالہ دونگا - جس میں کانکرنٹ لسٹ

کے ایٹمس ۲۲ ، ۲۳ اور ۲۴ ہیں -

Concurrent List

Item 22. Trade Unions, Industrial and labour disputes.

Item 23. Social security and social insurance; employment and unemployment.

Item 24. Welfare of labour including conditions of work, Provident Funds, employers' liability, workmen's compensation, invalidity and old age pensions and maternity benefit.

کانکرنٹ لسٹ (Concurrent list) کی صورت میں اسٹیٹ بھی قانون بناسکتی ہے اور ہاؤس آف پیپل (House of People) بھی قانون بناسکتا ہے - لیکن اس کے ساتھ ساتھ سوال یہ ہے کہ ان تینوں ایٹمس کے لئے سنٹر کے قوانین بھی یہاں ہیں یا نہیں - اگر ہیں تو ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں ایسا کوئی دوسرا قانون ہاؤس نہیں بناسکتا - جو قانون ہے وہ اگر ان باتوں سے متعلق نہیں ہے یا غلط اصول پر ہے تو ہم قانون بناسکتے ہیں - لیکن اس ریزولیوشن میں ایسا ذکر نہیں ہے - لیبر کے بارے میں سنٹر نے جو قوانین بنائے ہیں وہ حیدرآباد میں بھی نافذ ہیں - ایسی صورت میں جب تک کہ وہ نافذ ہیں حیدرآباد اسمبلی کوئی قانون نہیں بناسکتی اور نہ اس بارے میں کوئی بل آسکتا ہے - اگر اس ریزولیوشن کو ایسی شکل میں لایا جاتا کہ سنٹر کے جو قوانین ہیں وہ ناکافی ہیں یا لیبر کی ترقی میں حائل ہیں یا ان کے لئے نقصان دہ ہیں یا اسکے اگر کوئی دوسرے نقائص ہوں تو انہیں بتاکر پارلیمنٹ یا ہاؤس آف پیپل کے سامنے انکو ریپرزنٹ (Represent) کرنا ہوتا تو یہ درست ہوسکتا اور مجھے بھی اس پر کوئی اعتراض نہوتا - لیکن موجودہ صورت میں جو ریزولیوشن پیش ہوا ہے ہاؤس کو اسے منظور کرنے کا اختیار نہیں - سنٹر کے قوانین کو قائم رکھکر اسٹیٹ اسمبلی کی جانب سے قوانین بنانے کا ادھیکار کانسٹی ٹیوشن کے اعتبار سے نہیں ہے - اسلئے یہ ریزولیوشن کسی طریقہ سے یہاں منظور نہیں ہوسکتا -

اب دوسری چیز یہ ہے کہ حال ہی میں صنعت کے منسٹر نے ہاؤس آف پیپل میں لیبر ریلیشنس بل اور ٹریڈ یونینس بل انٹروڈیوس کئے ہیں - اور یہ بلس لیبر منسٹر ، ٹریڈ یونینس اور دوسرے لوگوں کی رائے حاصل کرنے کے بعد پارلیمان میں بحث کیلئے آنے والے ہیں - اس لئے ایسی صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ جو بلس پارلیمان میں پیش ہیں وہ پورے ملک کے لئے ہیں - اس لئے جتنے ٹریڈ یونینس ہیں یہ بل بھی سب کے لئے ہے - اسلئے میں نہیں سمجھتا کہ اس ہاؤس میں ٹریڈ یونین بل پیش کرنے سے کوئی پرپز (Purpose) یا غرض پوری ہوسکتی ہے کیونکہ دستور بھی اس میں حائل ہے -

دوسرے یہ کہ پارلیمان میں جو بلس اس وقت پیش ہیں انکو ہمارے ہاؤس میں پیش کرنے سے کوئی خاص مقصد پورا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ ۲۲ - ۲۳ جو لیبر قوانین ہیں وہ سب ہمارے اسٹیٹ میں نافذ ہیں ۔ اس قسم کے عام رزولیوشن ہاؤس میں لانے سے فائدہ نہوگا ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ رزولیوشن ان ریزنابیل (Unreasonable) ہے ۔

شری جی - راجہ رام - یہ ریزولیوشن جو لیبر کے متعلق ہاؤس کے سامنے ہے وہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے پراویزن (Provision) بنانے کے لئے رکھا گیا ہے ۔ قبل اسکے کہ میں بنیادی اجرت پر چرچا کروں اس ہاؤس کے آنریبل ممبرس کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج مزدور ہمارے سماج کا ایک حصہ اور ایک اہم جز ہے ۔ وہ ہمارے سماج کی تعمیر میں سب سے زیادہ اہم حصہ لیتا ہے اور ملک اور قوم کی آمدنی میں مسلسل اضافہ کرتا ہوا چلا جاتا ہے ۔ لیکن ہمارے سماج میں سب سے زیادہ پست اور مظلوم اگر کوئی ہے تو وہ مزدور طبقہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر مزدوروں کے موجودہ معیار زندگی سے واقف ہیں ۔ آج مزدور جن کٹھنا ئیوں سے گزر رہے ہیں ، انکی زندگی کا ڈھنگ کیسا ہے ، انکی تعلیم و تربیت کا کیا معیار ہے ، انکے کھانے پینے کا کیا معیار ہے ، آنریبل ممبرس اس سے بخوبی واقف ہیں ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مزدور (جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ سماج کا بہت اہم جز ہے) صبح سے لیکر شام تک ۸ گھنٹے مسلسل محنت کرکے جب اپنے گھر کو آتا ہے تو روٹی کے ٹکڑوں کے لئے اپنے بچوں کو لڑتے ہوئے دیکھتا ہے ۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ مزدور طبقہ میں خاص طور پر بہت زیادہ بیچینی پھیلی ہوئی ہے ۔ میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ آخر اسکی وجہ کیا ہے ؟ تعجب ہے ۔ پچھلے چند دنوں میں نفع خور سرمایہ دار اور اب انکے سانھ ساتھ ہمارے کانگریسی نیتا جو برسر اقتدار آئے ہیں انھوں نے یہ الزام لگانا شروع کردیا ہے کہ ہندوستان کا مزدرو دوسرے ممالک کے مقابلہ میں بہت کم کام کرتا ہے ۔ مجھے اس سے بڑا صدمہ ہوتا ہے کہ جب مزدوروں کی زندگی کے لئے سہولتیں دینے کا سوال آتا ہے تو غیر مہذب ممالک جیسے کہ سونھ آفریقہ (South Africa) کے لوگوں کی زندگی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور جب پیداوار کا سوال آتا ہے تو ان لوگوں سے مقابلہ نہیں کیا جاتا بلکہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک مثلا امریکہ اور انگلینڈ یا دیگر یورپی ممالک کے مزدوروں سے مقابلہ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہاں کے مزدوروں کی پروڈکٹیویٹی (Productivity) زیادہ ہے ۔ میں صاف طور پر بتلا دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی ٹریڈ یونین تحریک کے بانی شری این ۔ ایم جوشی اور بڑے بڑے لوگوں نے اس چیز کو غلط ثابت کرد کھایا ہے ۔ ہندوستان کا مزدور دوسرے ممالک کے مزدوروں سے زیادہ کام کرتا ہے اور اسکی پروڈکٹیوٹی بھی زیادہ ہے ۔ لیکن ان میں اگر کوئی کمی ہے تو یہ کہ ہمارے مزدور ان اسکلڈ (Unskilled) ہیں ۔ اب اسکی ذمہ داری حکومت پر اور حکومت چلانے والے لوگوں پر ہے ۔ مزدور کا اس بارے میں کوئی دوش نہیں ۔ اسلئے جب تک بنیادی اجرت کا مسئلہ حل نہ ہو

ملک میں نہ تو صنعتی ترقی ہوگی اور نہ صنعتی امن قائم ہوسکے گا - ہم دیکھتے ہیں کہ حیدرآباد اور ہندوستان کے دوسرے پرانتوں کے مزدوروں میں دن بدن بیچینی بڑھتی جارہی ہے -گورنمنٹ نے انڈسٹریل ٹرسٹ (Industrial Trust) کے نام سے ایک پلان بنایا اور کچھ سب کمیٹیاں بنائی ہیں - مگر میں پوچھتا ہوں کہ اس انڈسٹریل ٹرسٹ کے نتیجہ کے طور پر کہاں تک انڈسٹریل پیس (Industrial Peace) ہم کو حاصل ہوا ؟ مزدوروں سے متعلق بنیادی مسائل کو حل کرنے کی بجائے ہماری حکومت نے کمیشن اور کمیٹیاں بٹھانے کی وہی پالیسی اختیار کی جسے وہ ہر مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اختیار کرتی ہے - اور کچھ ٹرمس آف ریفرنس (Terms of Reference) تحقیقات کے لئے بنائے - اس کے ذریعہ پہلے تحقیقات ہوگی - پھر اسکی سفارسات آنے تک دوسال گذر جائنگے اور آخر میں نتیجہ یہ نکلے گا کہ پہلے کے مقابلہ میں اب مزدوروں کی اجرتیں کافی ہیں -کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ پچھلے چند سال میں حیدرآباد کی حکومت نے بھی حیدرآباد کے مزدوروں کے لئے ایک ریگے کمیٹی (Rege Committee) بنائی تھی جسکے تحت ریاست کے کار خانوں کا معائینہ کیا گیا -کئی لوگوں سے چھان بین کرائی گئی - اور اسکے بعد گورنمنٹ کے سامنے ریکمنڈیسنس (Recommendations) رکھے گئے اور گورنمنٹ نے انکو تسلیم بھی کیا - ان سفارشات کے تحت بنیادی اجرت ۲۶ روبیہ اور مہنگائی بھتہ ۲۶ روبیہ مقرر کیا گیا - میں مانتا ہوں کہ حکومت جہاں جہاں امپلائر (Employer) ہے وہاں ان سفارشات پر عمل کیا گیا - لیکن جو بنیادی اجرت فکس (Fix) کی گئی پرائیوٹ انڈسٹریز (Private Industries) میں اس کا امپلیمنٹیشن (Implementation) نہیں ہوا - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسٹیٹ گورنمنٹ نے میونسپل لیبر (Municipal labour) اور پی - ڈبلیو - ڈی - کے ان آرگنائزڈ لیبر (Unorganised labour) کے لئے جنکا کام پرمیننٹ نیچر (Permanent nature) کا ہے اور جنکی سرویسس بھی مستقل ہوتی ہیں ان سفارشات کو عمل میں نہیں لایا - حال ہی میں میونسپل ورکرس کے بارے میں انڈسٹریل کورٹ اوارڈ (Industrial Court Award) آیا - موجودہ حالات کا لحاظ کرتے ہوئے ۴ روپیہ کے اضافہ کا تصفیہ ہوا تھا - لیکن کورٹ نے جو فیصلہ کیا اسکے خلاف حکومت ساڑھے تین روپیہ کی کمی کر رہی ہے - کیونکہ فیصلہ کے دوران میں کرایہ مکان کا تصفیہ نہیں ہوا تھا - یہ کمی اسلئے کی جا رہی ہے کہ کورٹ کے فیصلہ میں کرایہ مکان کے متعلق نہیں لکھا ہے - اس طرح سے انڈسٹریل کورٹس کے جتنے بھی اوارڈس ہوتے ہیں ان پر عمل کرنے کے لئے پرائیوٹ انٹرپرائزرس (Private enterprisers) اور کارخانہ داروں کو تو مجبور کیا جاتا ہے لیکن گورنمنٹ اپنے لئے ڈسکریشنری پاور (Discretionary power) استعمال کر رہی ہے - پرائیویٹ انٹرپرائزرس اور گورنمنٹ کے لئے ایک ہی قانون ہے - پھر بھی گورنمنٹ اس پر عمل نہیں کر رہی ہے - حالانکہ گورنمنٹ کو سب سے آگے رہنا چاہئے تھا - کیونکہ خانگی اذارے اور انٹرپرائزرس جو اجرتیں ، مہنگائی بھتہ اور کرایہ

مکان دیتے ہیں ان کے لئے اسطرح شکایت کا موقعہ پیدا ہوجائیگا ۔ اسبارے میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کانسٹیٹیوشن (Constitution) میں مجھے تو کوئی ایسا دفعہ نظر نہیں آیا جس سے یہ معلوم ہو کہ بیسک ویجس (Basic wages) کے فکزیشن (Fixation) کا گورنمنٹ کو ادھیکار نہیں ہے ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حیدرآباد میں لیبر ان رسٹ (Labour unrest) اورانڈسٹریل انرسٹ (Industrial unrest) ہے - ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۵۰ع کو ۶۰ ہزار مزدوروں نے مسلسل ۲۲ دن جو ہڑتال کی تھی اس کا واحد مقصد یہ تھا کہ حیدرآباد کے مزدوروں کی بنیادی اجرت کا مسئلہ حل ہو جائے تاکہ مزدوروں کو مینس آف سبسٹنس (Means of Subsistence) حاصل ہوجائیں ۔ اسکی طرف غور کرنے کی بجائے پہلے تو اسکے اندولن (आंदोलन) کو کچلا گیا ۔ ان دنوں مسٹر ویلوڈی نے ایک جنٹلمنس اگریمنٹ (Gentlemen's Agreement) کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسبارے میں مناسب غور کرینگے اور کہیں بھی وکٹیمائزیشن (Victimisation) نہوگا ۔ لیکن وہ جنٹلمنس اگریمنٹ ، ان جنٹلمنس اگریمنٹ (Ungentlemen's Agreement) ہو کر رہ گیا اور آج بھی وکٹیمائزیشن ہوتا چلا آرہا ہے ۔ کیونکہ ہڑتال کے ان ۲۲ دن کی مدت کو گھٹا کر انکریمنٹ (Increment) دیا جاتا ہے اور اسطرح مزدوروں کو متاثر کیا جا رہا ہے ۔ اگر ہم انڈسٹریل پیس (Industrial Peace) حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ مزدوروں کی بنیادی اجرت کا سوال حل کیا جائے ۔ کیونکہ جب تک مزدوروں کی بنیادی ضرورتیں پوری نہ ہونگی تب تک ان میں طاقت اور تناؤ پیدا نہیں ہوسکتا ۔ ہم جانتے ہیں کہ مزدور کمزور رہنے کی وجہ سے نہ خوش اسلوبی سے کام کرسکتا ہے اور نہ اچھی طرح محنت کرسکتا ہے ۔ اس لئے آج ضرورت اسبات کی ہے کہ ہم مزدوروں کےلئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کریں ۔ اسکے ساتھ کام کے حالات اور کار خانہ میں بھی سہولتیں دینا ضروری ہے تاکہ مزدوروں میں محنت کرنے کا جو جذبہ ہے وہ بڑھ سکے ۔ ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی اجرت کا مسئلہ کلکٹیو بارگیننگ (Collective bargaining) کے تحت حل ہو جاتا ہے ۔ اور وہاں اس قسم کے مینیمم ویجس (Minimum Wages) کا قانون پاس کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں مزدور منظم ہوتے ہیں ۔ لیکن ہمارے یہاں کے مزدور اتنے آرگنائزڈ (Organized) نہیں ہیں ۔ اسلئے حکومت کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ مزدوروں کے مطالبات کی طرف توجہ کرے ۔ سوشلزم کے ایک ماہر سری رادھا کمل مکر جی نے اپنی ایک کتاب میں مزدوروں کی بنیادی اجرتوں پر بحث کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ بنیادی اجرت کا مسئلہ صرف مینس آف سبسٹنس (Means of subsistence) کا ہی سوال نہیں ۔ جب کوئی حکومت یہ مینس آف سبسٹنس پرووائڈ (Provide) نہیں کرسکیگی تو ایسی گورنمنٹ کو حکومت کرنے کا ادھیکار نہیں رہیگا ۔ اور جب تک مزدوروں کی بنیادی اجرتوں کا سوال حل نہیں کیا جائیگا یہ

بیچینی بڑھتی رھیگی اور منافع خور سرمایہ داروں اور کار خانہ داروں کو اس بات کے کہنے کا موقع رھیگا کہ چونکہ دوسرے کار خانہ والے یہ اجرت دیتے ھیں اسلئے ھم بھی یہی اجرت دینگے ۔ میں یہ مانتا ھوں کہ ھر کار خانہ کی حالت الگ ھوتی ھے اور ھر کارخانہ کے مزدوروں کی تنخواھوں میں اضافہ کرنے کے متعلق سکانات بھی الگ الگ ھوتی ھیں ۔ چنانچہ حیدرآباد میں وزیر سلطان ٹوبا کو کمپنی ایک ایسا کار خانہ ھے جہاں مزدوروں کو بنیادی اجرت ۴۰ روپے دیجاتی ھے ۔ لیکن بعض ایسے کار خانہ بھی ھیں جہاں بنیادی اجرت صرف ۱۵ روپے دیجاتی ھے ۔ ریگے کمیٹی نے بنیادی اجرتوں کے متعلق جوسفارسات پیش کی تھیں انکے لحاظ سے بنیادی اجرت کم از کم ۲۶ روپے اور مہنگائی بھتہ بھی ۲۶ روپے ھونا چاھئے ۔ اس پر عمل کیوں نہیں ھورھا ھے ؟ حالانکہ گورنمنٹ نے ان سفارسات کو قبول کرلیا ھے ۔ لیکن اسکے باوجود بھی کسی کار خانہ میں ۱۵ روپے اور کسی کار خانہ میں ۱۸ روپے بنیادی اجرت دیجاتی ھے ۔ اسکی وجہ یہی ھے کہ ملک میں ایسا کوئی قانون نہیں ھے جس کے تحت اسکی روک تھام کی جائے ۔ جبتک کوئی ایسا قانون نہ بنایا جائے تب تک جس رفتار سے ھم کام بڑھانا چاھتے ھیں وہ ھمیں حاصل نہیں ھوگی ، خاص کر نان فیکٹری لیبر (Non-factory labour) کے لئے ۔ اسلئے میرا جو امنڈمنٹ ھے وہ یہ ھے :-

Fixing of basic wages to all the employees in Factory, Non-factory and in the Fields."

یعنی میں صرف " نان فیکٹری " کا اس میں اضافہ کرنا چاھتا ھوں ۔ کیونکہ فیکٹری کے مزدوروں کی بنیادی اجرتوں کے مقرر کرنے کا جب سوال آتا ھے تب یہ دھیان میں رکھنا چاھئے کہ کارخانہ میں انہیں اور بھی سہولتیں ھوتی ھیں ۔ مثلاً میڈیکل فیسیلیٹیز (Medical facilities) وغیرہ ۔ ان کو ھر سال بونس دیا جاتا ھے ۔ اور سستا اناج بھی دیا جاتا ھے ۔ اس قسم کے کئی فوائد ھیں جن کو پیش نظر رکھکر کار خانوں کے مزدوروں کی بنیادی اجرت کا تعین کیا جاتا ھے ۔ لیکن جو نان فیکٹری لیبررس ھیں انہیں ایسی سہولتیں مہیا نہیں ھوتی ھیں ۔ ان کے لئے بونس یا میڈیکل فیسیلیٹیز کا سوال پیدا نہیں ھوتا ۔ اسلئے ان چیزوں کو ملحوظ رکھتے ھوئے نان فیکٹری لیبر کی بنیادی اجرتوں میں اضافہ کرنا پڑیگا ۔ میں اتنی ھی امنڈمنٹ کردینا چاھتا ھوں ۔ بنیادی اجرت کے مسئلہ پر اتنا کہنے کے بعد صرف ایک مسئلہ پر میں کچھ کہونگا ۔ بقیہ پراویژنس (Provisions) کے بارے میں میرے پیشرو نے کافی کہا ھے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ مزید کوئی آرگیومنٹ (Argument) پیش کرنے کی ضرورت ھے ۔ یہ کہا گیا کہ :-

"While linking up dearness allowance with the cost of living Index No."

تو اب حال یہ ھے کہ مہنگائی دن بہ دن بڑھتی جا رھی ھے اور مزدوروں کا اور عوام کا جو کاسٹ آف لیونگ (Cost of living) ھے دن بہ دن بڑھتا جا رھا ھے اور اسکی وجہ سے قیمتوں میں مسلسل اضافہ ھو رھا ھے ۔ جب گرانی الونس کی مانگ

کی جاتی ہے تو اوس وقت خاص حالات کو ملحوظ کرتے ہوئے گرانی الاؤنس کا فکزیشن
(Fixation) کرتے ہیں - لیکن اس دوران میں ادھر قیمتوں میں اضافہ ہوتا
جاتا ہے - اس طرح مہنگائی بھتہ دینے کا جو مقصد ہے وہ پورا نہیں ہوتا - حیدرآباد
میں جس وقت مہنگائی بھتہ منظور کیا گیا تھا اس وقت کاسٹ آف لیونگ انڈکس
(Cost of living index) ۲۶۰ تھا - لیکن بعد میں ہم دیکھتے ہیں کہ
وہ بڑھ کر ۳۰۰ تک پہنچ گیا ہے - اس طرح سے جو مہنگائی بھتہ اس وقت دیا جاتا تھا
وہ اب کافی نہیں ہوتا - اس میں اضافہ کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس طرح مزدوروں کے
مہنگائی بھتہ کا سوال حل کیا جانا چاہئے - اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ جبتک کوئی ایسا
طریقہ نہ نکالا جائے کہ قیمتوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ جب معیار زندگی میں اضافہ ہو
تو اسی لحاظ سے مہنگائی بھتہ بھی دیا جائے اور اسکے متعلق جبتک کوئی قانون نہ نکالا
جائے اور حکومت کی جانب سے ان بانوں کا خاص لحاظ رکھتے ہوئے پرائیویٹ
انٹرپرائزرس (Private enterprisers) پر قانونی طور پر کوئی دباؤ نہ ڈالا
جائے اس وقت تک یہ سوال حل نہیں ہوسکتا - کیونکہ جب تک کہ قانونی دباؤ نہ ہو
محض مارل پریشر (Moral Pressure) سے کام نہیں چلتا - اسلئے میں
آنریبل ممبران سے خاص طور پر اپیل کرونگا کہ اگر وہ ملک میں صنعتی امن پیدا کرنا
چاہتے ہیں اور ملک کی پراڈکٹیوٹی (Productivity) بڑھانا چاہتے ہیں
تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم مزدوروں کی اقل ترین ضرورتوں کو پورا کریں - آج
حکومت کی طرف سے بیسک ویجس (Basic Wages) کے سلسلہ میں منیمم
ویجس (Minimum Wages) کے لئے ایک قانون بنایا جانا ضروری ہے -
اوس قانون میں ان سارے مسائل اور ملک کی ضروریات کا خیال کرکے منیمم ویجس فکس
(Fix) کئے جائیں جیسا کہ دیگر ترقی یافتہ ممالک میں کیا جاتا ہے - میں
هاؤس سے اپیل کرونگا کہ وہ اس مسئلہ کو محض ٹال دینے کے نقطہ نظر سے نہ دیکھے
بلکہ اس نقطہ نظر سے دیکھے کہ سماج کے اس بیچین طبقہ کو کس طرح سے مطمئن
کیا جاسکتا ہے تاکہ ملک کی پیداوار میں کافی اضافہ ہوسکے - ان چار پانچ اصولوں
کو لیکر اگر غور کیا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس هاؤس کے آنریبل ممبرس اس
رزولیوشن کی مخالفت کرینگے - میں لیبر ڈپارٹمنٹ کے بارے میں یہ کہنے میں ذرا بھی
هچکچاهٹ محسوس نہیں کرونگا کہ اوس نے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی کام
نہیں کیا - بلکہ اون کے لئے قانون میں اسقدر پابندیاں رکھی گئی ہیں اور اسقدر انہیں
جکڑدیا گیا اور قانونی تاویلات اسقدرہیں کہ ان کے حق کو کچل دیا - آپ ان کی انجمن کو
تسلیم نہیں کرتے حالانکہ دوسری کوئی رائول (Rival) انجمن نہیں ہوتی بلکہ
سنٹ پرسنٹ (Cent per cent) مزدور اوس کے ساتھ ہوتے ہیں -
حکومت سے اس معاملہ میں کئی بار گفتگو ہوتی ہے - لیبر ڈپارٹمنٹ سے وعدہ کیا جاتا
ہے - لیکن کچھ نہیں ہوتا - اسکے برعکس حکومت ایسی انجمنوں کو تسلیم کرتی اور اون
سے گفتگو کرتی ہے جو زیادہ مانگیں نہیں کرتیں اور اپنے حقوق کے لئے نہیں لڑتیں -

لیکن جب یونین کی طرف سے مزدوروں کی بنیادی اجرتوں اور اونکی ضرورتوں کا مطالبہ پیش کیاجاتا ہے تو حکومت صاف طور پر کہتی ہے کہ آپ کی یونین آرگنائزڈ (Organized) نہیں۔ اسلئے ہم گفتگو کرنے سے قاصر ہیں - آپ جائیے ،، - جب ہم لیبر ڈپارٹمنٹ کے پاس جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ معاملہ کو کنسیلسن بورڈ (Conciliation Board) کے حوالہ کردیا گیا ہے - یا پھر مہینوں اس میں تاخیر کی جاتی ہے - اور اسکے بعد بھی جو فیصلہ کیا جاتا ہے وہ آربیٹریری (Arbitrary) ہوتا ہے - دونوں فریقوں پر اسکی پابندی ضروری نہیں ہوتی - وہ صرف ایک قسم کا سمجھوتا ہوتا ہے - پھر وہ انڈسٹریل کورٹ میں چلا جاتا ہے - تو اس لئے میں یہ کہونگا کہ مزدوروں کی جو نمایندہ اور آرگنائزڈ یونین ہے اوسکو تسلیم کیا جائے - میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل لیبر منسٹر اس نقطہ نظر سے جانچینگے - یہ اتنا معمولی مسئلہ نہیں بلکہ ہمارے یہاں کے دو لاکھ مزدوروں کی بیچینی کا مسئلہ ہے جو دن بدن بڑھتا جا رہا ہے - اسکو حل کرنے کےلئے جلد سے جلد کوئی ٹھوس قدم اٹھانا چاہئے- اور اسی طرح مینمم ویجس کے لئے اور اسکے ساتھ ساتھ ان دو چار پراویزنس (Provisions) کیلئے جن کا میں نے ذکر کیا ہے لانے کےلئے کوئی قانونی چارہ جوئی کرنا چاہئے اور اسبارے میں جلد کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا چاہئے -

Shri M. S. Rajalingam : Mr. Speaker, Sir, I do not like to go into the controversy that had been raised regarding the subjects coming under the Concurrent List. But as the Resolution here itself states that it is merely recommendatory and as I have been long feeling, any talk on this subject at this juncture would be more of an informatory nature which would help the Government in deciding the destinies of the labour properly, I rise just to support the Resolution in full although I may differ in certain details, here and there. Moreover in view of certain other factors, I shall concentrate my attention on the item (d) i.e., 'Providing of Bonus Fund compulsorily out of profits.' It is a well-known fact, Sir, that the labourers have been struggling hard for bonus every year. It is also a fact, Sir, that in spite of the good efforts of the Industrial Tribunals, the labourers could not get as much as they want or at least in some cases the reasonable share that is due to them. This fact has to be accepted by one and all without any difference, either on this side or that side of the House. This is not because of the fact that the intention on the part of the Government is lacking, but because of certain flaws in the present law itself and as such we are not in a position to deal this subject very fairly. I would like to draw the attention of the House to the fact that whenever the Bonus issue comes up before the Industrial Courts, the Management will come up and say : 'It is only an ex gratia payment and it depends upon our will and pleasure.' I would submit,

Sir, that we must join issue with the Managements, on this point. However great the power of the capital may be, we must tell them that it is not an ex gratia payment. Various managements of Hyderabad have stated like this in spite of the fact that the Labour Tribunals in various States have definitely held the view that it is not so. In a recent award by the Labor Appellate Tribunal in the case of Mill Owners' Association, Bombay vs Rastriya Sangh it has been stated:

"Bonus cannot any longer be regarded as an ex gratia payment, for it has been recognised that a claim for bonus, if resisted, gives rise to an industrial dispute, which has to be settled by a duly constituted Industrial Court or Tribunal."

When the Labour Appellate Tribunal has accepted this, I must take it for granted that the workers, the Labour leaders and all those who have got the consciousness of labour have accepted this in spirit. As such, I feel that our managements must not be allowed to have an attitude whereby they can say that Bonus is an issue which is left to their sweet will and pleasure. Whenever Bonus issue comes up before the Industrial Tribunals, the Managements will also say that they have to take into consideration the general reserves, charities, taxes and so on and so forth. No doubt, a certain procedure has been laid down by the Labour Appellate Tribunal to arrive at a satisfactory figure of Bonus to be given to the workers; but our experience shows that the position is otherwise. The intention of the Labour Appellate Tribunals has been misrepresented or misinterpreted or even intentionally misunderstood. As such whenever the question of depreciation comes in, they do not take into consideration whether the amounts that have been taken for depreciation have been really utilised for the said purpose. The Managements always try to say that the depreciation figures are the amounts that have been taken into the general reserves and that they have been further translated into the Bonus shares. In that way, Sir, a limited concern, *viz.*, The Azam Jahi Mills which started with a capital of nearly 18 lakhs is now, having a capital of 72 lakhs. I must clarify here, Sir, that not a single shareholder has paid a single extra pie; but in the name of bonus shares, these savings have been capitalized. As such, if one relatively compares the amounts the workers have got in the name of bonus, it will be a pitiable figure. This attitude affects not only this concern, but it very badly reflects, on the other Managements and their bent of mind too. I should say that their bent of mind is neither in tune with the Government's intention nor even with the spirit of the Indian Constitution itself. In Article 39 of the Constitution, it has been clearly stated,

Sir, that the State should direct its policy so that "the operation of the economic system does not result in the concentration of wealth and means of production to the common detriment." I am afraid, Sir, the present procedure which had been adopted by the Managements are against the letter and spirit of this and as such we must try to check their attempts. I have no doubt in my mind that only a State can check this and nothing else. Moreover, there are various other points which have to be taken into consideration. The question of Bonus every year is always interpreted and tried to be given from the profits earned during that year. This in my opinion is not a good approach. As I feel, though the bonus is a question of every year, it ought to be decided in the general picture. For instance, we have to see how the Managements have fared from the date of the inception. We have also to see—just as we have been, in the interests of the shareholders, telling them that they should receive the dividends and have satisfactory margin for themselves—that the workers from the inception of the Mills got equal amount of good share of profits for themselves. If this is not the attitude, Sir, I am afraid, the Managements will just see that the workers are deprived of bonus because in this I feel that only the manipulation of figures is involved. I do not like to attribute anything wrong to the Managements. What I want to say is that at least there is a tendency here and there to see that fudging or cooking up of accounts must be done and that the figures should be so adjusted as to see that the workers are deprived of the bonus. For this purpose, in various Mills, cotton is purchased in advance sufficient for eight months and sometimes even more than that. In general, they can keep in advance only for 3 or 4 months. But when the price of cotton becomes abnormal, they just purchase in advance with the help of various contractors or brokers. These brokers and contractors tell the Managements that the price of cotton is going very much high and so on. As such, by fear or may be—deliberately, the Managements just see that the cotton is purchased in advance and in that way the profit comes down. This sort of process is being carried on in some other items also and the profits which ought to be shown for giving bonus to the workers, is not properly shown generally. Moreover, this question has not only been felt here; it has been felt in various other places also. Some Tribunals have given certain awards in this connection and I wish to draw the attention of the House to some of them: wherein a permanent solution was suggested by various Tribunals even as early as 1947 in the bonus affair by linking it up with dividends and meeting the same for Bonus equalisation fund in case of emergency. According to the Award of the Industrial Tribunal on the conditions of labour in the

Textile Industry in the Madras Presidency, published by the Superintendent, Govt. Press, Madras 1947, the Tribunal has suggested that Bonus should be linked with the dividend declared by a mill.

According to the West Bengal—Award of the Industrial Tribunal in the disputes between the employers of 36 cotton mills in West Bengal and their workers, enforced under order No. 2956, dated Lab. 21st August, 1948, the Tribunal while rejecting the workers' demand for a Bonus for the years 1942-46 held that they were entitled to a Bonus for the year 1947. It has expressed the opinion that the time was ripe for adopting some uniform principle for the payment of Bonus and suggested that Bonus should be linked with the dividends declared. For calculating the Bonus of the year 1947 and for future years, it has recommended the following formula : Bonus of workers in a year :

(Total wages + D.A. earned by the worker in the year × dividend declared ÷ 100.)	Total Number of Days worked + authorised holidays and leave on full Pay ÷ Number of days in the year

I have been quoting this just to tell this House that this is not a new problem we are facing with here. Moreover, there is also a consensus of opinion among the Judiciary, the Labour Appellate Tribunals and the Industrial Courts that this should be observed in principle. That is to say, somehow, Bonus should be linked up with the dividends or a permanent method should be adopted whereby the worker can regularly get the bonus. If this is done, I am quite sure, there will be equitable distribution of profits amongst the workers and the shareholders. I for one cannot understand why the Government here or there should hesitate to bring in necessary changes. On the one hand, when we have undertaken to protect the rights of the shareholders by telling them that they can have a Dividend Equalisation Fund, which means that they can have a certain percentage for themselves from out of the profits earned every year, irrespective of the fact whether the Company is working on a loss or not; on the other hand, I cannot understand why, there should not be a Bonus Equalisation Fund, which will give to the workers as much amount of the profits as the Shareholders are getting. It is the general conception in the Indian mind, in view of our ancient culture, that the working partner should get as much

amount as the person who invests capital, *i.e.*, 50%. therefore, it is not a western thing which we are going to imbibe in our procedure; it will fit within the background of our ancient culture. If this principle is adopted, I can assure the House that many of the troubles which we are facing on the labour front can be easily solved and I plead that this should be immediately taken up.

There is also the rise in the cost of living index figure and we have not been taking cognizance of it as it should be. Whether our purse might not have permitted or whether we have got our own weakness—may be from the organisation side or the Trade Union side—one fact is clear and, that is, we have not dealt this question as we should have. The question of D.A. has arisen only just to neutralise the rise in the cost of living index. But in many cases, we see that we have not been neutralising it to the extent we ought to have done. Even the 50% figure which is commonly agreed upon, has not been implemented and if we look to the income which the worker is getting (including the D.A.) in the light of the cost of living index, I should say, the position is not quite satisfactory and this makes me once more to repeat that bonus should be paid to the workers. A permanent solution or some other method should be adopted whereby at least, for the sake of getting the bonus, the worker need not get hold of a Trade Unionist or Government regularly,—in the shape of an 'agitation'. We have to smoothen the atmosphere and for that we have to go ahead.

Another point just struck me and that is the question of interest paid to the capital which the various shareholders invest. We give them the dividend of 6%; but actually, the Bank rate of interest is only 3½ %. I cannot understand why a capitalist or a share holder who invests his money in a Mill should try to get 6% dividend which is sometimes more than 3½ % bank interest. I think this should be brought in par with the Bank rate of interest and that will be in the fitness of things.

I feel that the Bonus issue had always been the point for the Trade Unions to have their highest bid for leadership, and whoever could promise the worker the highest bonus, he always had the sway for that year. Of course, it is only due to the ignorance of the worker and we have a set of people that I do not like to blame the Trade Unionists—who try to take hold of the Trade Unions; and who towards that end, have to do certain things which do not fall within the dignity of a gentleman. But if that has to be avoided, I feel that we should create a Bonus Equalisation Fund

just as we have got the Dividend Equalisation Fund or try to link up Bonus with Dividends on a formulae, which I have already quoted, or any other method that would go a long way in solving the issue. I will even suggest that a certain percentage of the profits should be given to the workers from out of the total profits. I think this is an issue which must engage the immediate attention of the Government. Whether the Resolution that has been moved here is adopted or not, I must say that one thing has got to be done, *viz.*, that the authorities at Delhi should be requested to see that in industrial relations—whatever shape it may be —this should be implemented or something immediately must be done to in this effect., Thank you.

شری اے-راج ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - آنریبل ممبرس نے لیبر کے بارے میں جو کچھ کہا ہے مجھے اس سلسلہ میں مزید کچھ کہنا نہیں ہے - لیکن ٹریزری بنچس کی جانب سے قانون اور دستور کا حوالہ دیا گیا - دستور کے چند آرٹیکلس (Articles) کوٹ (quote) کئے گئے - اور کہا گیا کہ لیبر کے بارے میں جو کچھ قانون سازی کرنا ہے وہ مرکز کرتا ہے - ہمیں مزید کچھ کرنا نہیں ہے اور نہ ہم کر بھی سکتے ہیں وغیرہ یہ بھی کہا گیا کہ کانکرنٹ لسٹ (Concurrent list) کے متعلق ہم قانون نہیں بنا سکتے میں ایسے سمجھنے سے قاصر ہوں - اصل چیز یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ پر مرکز کے قانون نافذ بھی ہوں اور اگر اس سے زیادہ لیبر کے لئے سہولت بخش قانون ہم بنانا چاہیں تو کیا دستور اسکی اجازت ہمیں نہیں دیتا ؟ میرے خیال میں مرکز کا کوئی قانون یہاں نافذ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اس سلسلے میں کوئی اور قانون ہی نہ بنائیں - یا ہم اس میں ترمیم نہیں کرسکتے بشرطیکہ اس میں ایسی اجازت ہو جیسا کہ عام طور پر گنجائش مقامی حالات کے لحاظ سے رکھی جاتی ہے - ایک طرف تو یہ بحث کی جاتی ہے کہ ہم قانون اور دستور کے لحاظ سے مجبور ہیں - یہ کام ہمارا نہیں ہے بلکہ سنٹر (Centre) کا ہے اور دوسری جانب یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ سنٹر کی جانب سے ان امور پر غور کیا جارہا ہے اسلئے انہیں پیش کرنے سے کیا فائدہ ؟ یہ متضاد بات میں سمجھنے سے قاصر ہوں - ایوان کے ہر دو جانب سے مزدوروں کے مسائل کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا - لیکن آج جب ہم یہاں ایوان میں جمع ہوئے ہیں اور مزدوروں کی بہبودی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں اور مرکزی قوانین ناقابل کافی ہیں اور مشترکہ موضوع ہونے سے ہم قانون سازی کے مجاز ہیں تو قانون اور دستور کی آڑ لیکر مجبوری ظاہر کرنا نہ صرف دستور سے تجاہل عارفانہ ہے بلکہ اسے محنت کش عوام کے حق میں غداری کے مترادف سمجھا جائیگا - اور کہا جاتا ہے کہ یہ کام ہمارا نہیں ہے - اگر ایسا ہوتا تو لیبر کا موضوع دستور کی مشترکہ فہرست میں درج نہ ہوتا -

دوسری چیز یہ بھی ہے کہ سنٹر کے قانون پر بھی ہم تفصیل سے غور کرسکتے ہیں کہ اس میں کیا نکات ہیں اور اس میں اضافہ کی کسقدر گنجائش ہے مثلاً مقررہ اجرتیں

اضافہ کرسکتے ہیں ۔ دیگر سہولتوں کو بڑھا سکتے ہیں وغیرہ البتہ سنٹر سے کانکرنٹ لسٹ (Concurrent list) کے لحاظ سے جو قانون بنگئے ہیں اسکا مقصد فوت کرنے والا یا اس سے متضاد کوئی قانون ہمنے بنایا تو وہاں کا قانون پریویل (Prevail) ہوگا ۔ اور ہمارا اسقدر قانون جو متضاد و متناقص ہے کالعدم ٹھیریگا ۔ ہمارے سامنے مزدوروں کے بہت سے مسائل ہیں اور ان مسائل کو سامنے لانا ضروری ہے ہر سبجکٹ پر جو قانون مرکزی ہیں ان میں کیا اضافہ کیا جاسکتا ہے اس پر غور کرکے دستور کی روشنی میں قانون سازی کی جاسکتی ہے ۔ ایک ہی سبجکٹ پر دو قانون ہوسکتے ہیں ۔ اگر کسی سبجکٹ پر سنٹر کی جانب سے کوئی قانون ہے اور اس میں ریاستی حکومت کو ترمیم کی اجازت ہے اس میں وہ باتیں نہیں ہیں جو ہم چاہتے ہیں تو ہم اس کی ترمیم کرسکتے ہیں ۔ کوئی امر مانع نہیں ہے ۔ صرف یہ کہدینا کہ ہم نہیں کرسکتے میں سمجھتا ہوں کہ یا تو تجاہل ہے یا دستور سے تجاہل عارفانہ ہے ۔ اور اس ریزولیوشن کی نوبت پر ایسے مباحث چھیڑنا پریمچیور انٹی سی پیشن (Premature Anticipation) ہے ۔ اس لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ اس خصوص میں قانون سازی کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے قرارداد زیر بحث تو اصولاً تسلیم کیا جاسکتا ہے اور کیاجانا چاہئے ۔ اتنا عرض کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

* **شری پاپی ریڈی** ۔ مسٹر اسپیکر ۔ ہاؤس کے اوس جانب کے آنریبل ممبرس کے آرگیومنٹس (Arguments) سننے کے بعد میرا خیال ہے کہ گر ہم لیبر کے مسائل کو حل نہ کریں تو یہ نا انصافی ہوگی ۔ خاص طور پر زرعی مزدوروں کے بارے میں تو آپ کچھ کرنا ہی نہیں چاہتے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسٹیٹ میں فیکٹریز کے مزدوروں سے کئی گنا زیادہ مزدور دیہاتوں میں کسانوں کی خدمت سے کام کرتے ہیں جنکو بیحد اکسپلائیٹ (Exploit) کیا جارہا ہے ۔ یہ بیچارے مزدور صبح سے شام تک کھیتوں میں جانور کی طرح کام کرتے ہیں اسکے بعد انکی مزدوری لینڈ لارڈ کے دیا (दया) پر منحصر ہوتی ہے ۔ آنریبل ممبرس یہ کیوں محسوس نہیں کرتے کہ اس بارے میں بھی قانون ہونا چاہئے ؟ یہ کہتے ہیں کہ کانسٹی ٹیوشن (Constitution) ہم کو آلاؤ (Allow) نہیں کرتا ۔ یہ لفظ کئی مرتبہ ہمارے سامنے دھرایا جاچکا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ آئندہ ۵ سال تک بھی ہم یہی سنتے رہینگے ۔ ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ ایک آنریبل ممبر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل منسٹر نے یہ وضاحت کی کہ جاگیرداروں کو نوکریوں میں پریفرنس (Preference) دیا جائیگا ۔ آپ ان سے تو اتنی ہمدردی رکھتے ہیں ۔ لیکن اگر مزدوروں کیلئے کچھ کہا جائے تو ایسے موقع پر کانسٹی ٹیوشن آڑے آجاتا ہے ۔ یہ تو کہا جاتا ہے کہ ہم کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے چل رہے ہیں ۔ یہ سیکولر اسٹیٹ ہے لیکن کیا کمپنزیشن (Compensation) دیتے وقت یہ سوال سامنے نہیں آتا ؟ تلگو میں ایک مثل ہے کہ "మనది సోమవారం మందిది మంగళవారం."

* Confirmation not received.

هم جہاں چاہتے ہیں وہاں تو کانسٹی ٹیوسن کے بغیر بھی کرسکتے ہیں - لیکن جب ہمارے سامنے ملک کا اتنا بڑا طبقہ آتا ہے ، تو کیا انکے لئے غور نہیں کرسکتے ؟ ابھی تو یہ ریزولیوشن فائنل اسٹیج (Final stage) پر بھی نہیں ہے - صرف اس ہاؤس کی مائنڈ چاہی جارہی ہے - اس المنٹری اسٹیج (Elementary stage) پر ٹریزری بنچس (Treasury Benches) کا رجحان یہ بتاتا ہے کہ وہ ان ارگیومنٹس کو سننا بھی نہیں چاہتے - اتنے بڑے طبقہ کیلئے ایک سوال پیش کیا جاتا ہے تو وہی کانسٹی ٹیوسن کی رٹ لگائی جاتی ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ بیگاری کا قانون ہے - ٹیننسی ایکٹ (Tenancy Act) ہے لیکن کیا ان پر عمل ہورہا ہے ؟ آنریبل منسٹر سکرٹری صاحب کو حکم دیتے ہیں - سکرٹری صاحب تحت کے نام احکام نکالتے ہیں - تحت کے عہدہ دار غدار ہیں - ہوسکتا ہے کہ دونوں طرف ہوں - بہر حال احکام ایک طرف رہتے ہیں اور عمل کچھ بھی نہیں ہوتا ہے - یہ قانون بھی نکلجانے کے بعد ممکن ہے کہ عمل کرنے میں کوتاہی ہو - اس سے نیت کی کوتاہی کا پتہ چلتا ہے - قانون بھگیلگان تو آپ نے بنایا ہے لیکن اسکے تحت کسی کیس کا تصفیہ نہیں ہوا - یہاں تو یہ کہا جاتا ہے کہ کوئی گورنمنٹ کے پاس اپروچ (Approach) نہیں کرتے - پی - ڈی - یف کے ممبر نہیں آتے - آپ تو چاہتے ہیں کہ آپ کے سامنے درخواست لیکر حضور کہکر گھومیں - مگر غریب کمبل پوش کیا کریگا - آپ نے پاپولر منسٹری (Popular Ministry) بنائی ہے ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - چونکہ اب چار بج چکے ہیں اسلئے ہاؤس ساڑھے چار بجے تک اڈجرن کیا جاتا ہے - اس وقت آنریبل ممبر اپنی تقریر جاری رکھسکتے ہیں -

The House then adjourned for recess till Half Past Four of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Four of the Clock.

[Mr. Speaker in the Chair]

شری پاپی ریڈی - اس سے پہلے میں یہ عرض کررہا تھا کہ ٹریژری بنچس کا جو اٹیٹیوڈ (Attitude) ہے وہ کانسٹیٹیوشن کو توڑموڑ کر اپنے فائدہ کیلئے استعمال کرنا ہے - میں پبلک کے ایک اہم طبقہ سے متعلق وضاحت کررہا تھا اور وہ طبقہ لیبررس کا ہے - اور ان مزدوروں میں بھی مجارٹی زرعی مزدوروں کی ہے - اگر میں یہ کہوں تو بیجا نہوگا کہ جن کو شیڈیول کاسٹ اور شیڈول ٹرائبس کا نام ہم نے دیا ہے ان ہی لوگوں کی میجارٹی ہے - مگر ہماری ریاست میں انکے لئے کوئی یونیفارمٹی آف پے (Uniformity of Pay) نہیں ہے - اسلئے میں اس جانب ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں - اور اگر ٹریژری بنچس واقعی پاپولر منسٹری (Popular Ministry) کا دعوی کرتے ہیں تو انکے زیادہ تر ووٹرس (Voters) وہی لوگ ہیں - اسلئے انکی تکالیف کو دور کرنا چاہئیے - ہم دیہات میں جائیں تو معلوم ہوگا کہ آج بھی اگریکلچرل سرونٹس (Agricultural Servants)

اپنے آپ کو غلامی میں پاتے ھیں ۔ اور انکی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا ھے ۔ ان کے اسٹانڈرڈ آف لیونگ (Standard of living) کی حالت ابتر ھے اس لئے ھر آنریبل ممبر اور خاص کر ٹریزری بنچس کا یہ فرض ھے کہ وہ اس طرف توجہ کریں ۔ کیونکہ انکی ڈکشنری الگ ھے ۔ اور اسلئے بھی کہ ایک جگہ کانسٹیٹیوسن کا ایک مقصد لیا جاتا ھے اور دوسری جگہ جہاں انکا مقصد پورا ھونا ھے سختی برتی جاتی ھے ۔ مجھے اس بل کے بارے میں ٹریزری بنچس سے صرف یہ کہنا ھے کہ وہ امپارسل اوٹ لک (Impartial outlook) سے اس بل پر سونچیں ۔ اور اگر اپنے بل کی حیثیت سے خود پیش نہیں کرتے توکم ازکم اس بات کا ثبوت دیجئے کہ اسٹیٹ میں ایسے لوگ موجود ھیں جو ان غریب مزدوروں کی بہتری کے لئے ، ان کے اسٹانڈرڈ آف لیونگ (Standard of living) کو بڑھانے کیلئے سونچ رھے ھیں ۔ میں یہ اپیل ان لوگوں سے کررھا ھوں جو ھر وقت کوآپریشن کا دعوی کرتے ھیں ۔ آئیے اور اب اسکا پراکٹیکلی (Practically) ثبوت دیجئے ۔ اگر ٹریزری بنچس واقعی یہ محسوس کرتے ھیں کہ حقیقت میں حالت خراب ھے ، واقعی لینڈ لارڈس اکسپلائٹیشن (Exploitation) کرتے ھیں اور اسکے ساتھ ساتھ فیکٹری لیبر کی بھی حق تلفی ھورھی ھے تو اسکے لئے یہ بہانہ کہ کانسٹیٹیوشن الاؤ (Allow) نہیں کرتا مناسب نہیں ہے کیونکہ آپ کانسٹیٹیوشن کو موڑ توڑسکتے ھیں اس لئے کہ یہاں ملک کی میجارٹی اور بڑے طبقہ کا سوال ھے ۔ اور یہاں اسکی گنجائش بھی ھے ۔ آئیے اور لوگوں کے سامنے یہ ثبوت پیش کیجئے کہ ھم پاپولر منسٹر کہلانے کے قابل ھیں اور جو کچھ گورنمنٹ کی طرف سے ھوسکتا ھے وہ کررھے ھیں ۔ اسپر کانسٹیٹیوسن کا جو سوال ھوگا وہ سنٹر (Centre) کی طرف سے ھوگا ۔ اور اگر صرف یہ کہا جائے کہ کانسٹیٹیوشن الاؤ (Allow) نہیں کرتا تو یہ دور کی بات ھے ۔ اور اسکے معنی یہ ھونگے کہ ٹریزری بنچس " لپ سمپتھی " (Lip-sympathy) کرتے ھیں ۔

کانسٹیٹیوشن کے بارے میں میں بحث کرنا نہیں چاھتا ۔ اور آخری بار یہ اپیل میرے اس جانب کے دوستوں سے کرونگا کہ وہ اس رزولیوشن کی تائید کریں اور قانون کی جکڑ بندیوں میں نہ جائیں ۔ کیونکہ بعض دفعہ قانون کی جکڑبندیاں خوشی کے راستہ کے خلاف جاتی ھیں ۔ کیونکہ یہ مسئلہ میجارٹی کا ھے اور ھاؤس میں آنریبل اسپیکر کا یہ کہدینا کہ " Noes have it, Noes have it " مناسب نہیں ۔ اگر ضرورت ھو تو ھم کو " Noes have it " کے بھی خلاف جانا چاھئے ۔ اس لئے میں ھر اس آنریبل ممبر سے جو مزدوروں اور لیبررس کے ساتھ ھمدردی رکھتا ھے اپیل کرونگا کہ وہ اس رزولیوشن کی تائید کرے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں نے جو رزولیوشن ھاؤس کے سامنے رکھا ھے اس کے سلسلہ میں یہ عرض کرونگا کہ کئی رزولیوشن اور بھی ھاؤس کے سامنے آنے والے ھیں ، اور سشن شائد ۱۰ روز سے زائد نہیں چلیگا ،اسلئے جو رزولیوشن پیش ھے اسپر

چونکہ کافی مباحث ہوچکے ھیں آنریبل منسٹر فار لیبر بھی خیالات ظاہر کرینگے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ ڈسکسن کلوز (Close) کیا جائے تو ٹھیک ہوگا ۔

شری لکشمن کونڈا ۔ اس رزولیوشن پر کئی اور لوگ بھی ڈسکشن کرنا چاھتے ھیں ۔ کیونکہ انہیں موقع نہیں ملا ۔ اس رزولیوشن میں صرف کارخانہ کے مزدوروں کے لئے ھی نہیں کہا گیا بلکہ زرعی مزدور بھی اس میں شامل ھیں اور زرعی مزدوروں کے ویجس (Wages) کے متعلق اپوزیشن کی طرف سے دو آنریبل ممبروں نے تقاریر کی ھیں ۔ لیکن ان کا جواب ہاؤس کے اس جانب سے دینے کا موقع نہیں ملا ۔ اسلئے میں استدعا کرونگا کہ ہم کو بھی موقع ملنا چاھئے ۔ یہ مسئلہ مزدوروں کے تعلق سے اھم ترین مسئلہ ہے۔ اس لئے انہیں اپنے خیالات عرض کرنے کا موقع ملنا چاھئے ۔ یہ بجٹ ڈسکسن تو نہیں ہے کہ وقت گزر جانیکا اندیشہ ہو ۔ اس لئے میں ریکویسٹ (Request) کرونگا کہ اس کا موقع دیا جانا ضروری ہے۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مجھے اس سلسلہ میں ہاؤس سے یہ عرض کرنا ہے کہ میں خود محسوس کرتا ہوں کہ یہ لاکھوں آدمیوں کا مسئلہ ہے۔ اور ملک کے سامنے ایک اھم سوال بنا ہوا ہے ۔ اس لئے میں نے ہاؤس کے سامنے یہ رزولیوشن لایا ہے ۔ میں ہاؤس سے اپیل کرونگا کہ اس بارے میں جلد سے جلد ڈسکسن ختم ہو جائے تو اچھا ہے۔

شری گوپال راؤ ایکبوٹے ۔ (چادر گھاٹ) کلوزر (Closure) کا جو موشن ہاؤس کے سامنے آیا ہے وہ قانوناً نہیں آسکتا۔ ابھی لیبر منسٹر کی تقریر نہیں ہوئی اور آنریبل ممبر خود اس سلسلہ میں لیبر منسٹر کی تقریر سننا چاھتے ھیں ۔ تو پھر وہ کیسے یہ موشن موو (Move) کر سکتے ھیں ؟ اس لئے یہ جو موشن پیش کیا گیا ہے وہ رولس (Rules) کے خلاف ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ تین گھنٹے میں کوئی تین تقریریں ہوئی ھیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اور بھی ممبرس تقریر کرنا چاھتے ھیں ۔ اس لئے ھمارے لئے صرف ایک ھی راستہ یہ ہے کہ کم سے کم ٹائم میں زیادہ سے زیادہ کام کیا جائے ۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ ۱۵ یا ۲۰ منٹ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا جائے تو مناسب ہوگا ۔

شری ملیا کولور (سوراپور) ۔ اب تک جو تقاریر ہوئی ھیں وہ صرف ایک طرف سے ہوئی ھیں اور دوسری جانب سے کوئی تقریر نہیں ہوئی ۔ اس لئے جیسا کہ کہا گیا ہے اس کو جلد ختم کرنا ٹھیک نہیں ہوگا ۔ اس کے لئے کافی ڈسکشن (Discussion) کا موقع دیا جانا چاھئے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ آنریبل ممبر نے غالباً سنا نہیں ۔ میں نے موقع دیا ہے ۔ البتہ ٹائم لمٹ (Time Limit) رکھا گیا ۔ صرف ۱۵ ۔ ۲۰ منٹ تقریر کی جائے تاکہ سب لوگوں کو موقع ملے ۔ البتہ یہ پابندی منسٹر پر نہیں رہے گی ۔

شری ورینڈراپٹیل (الند) ۔ لیبر کے ویجس (Wages) کے معلق اپوزیشن بنچس کی طرف سے اب تک کافی تقاریر ہوئی ہیں۔ اپوزیشن سائیڈ ( ) سے دو ممبرس نے خاصکر زرعی مزدوروں کے ویجس کے متعلق خیالات ظاہر کئے ہیں۔ میں کارخانہ کے مزدوروں کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا ۔ میرے ساتھی اسکے معلق اپنے خیالات رکھینگے ۔ اس وقت زرعی مزدوروں کے ویجس کے لئیے جو رزولیوشن (Resolution) لایا گیا ہے اس میں بسک ویجس قرار دیسے کے لئیے جو جزو رکھا گیا اور اسکے لئیے جو وجوہات بتائے گئے ہیں انہیں کی حد تک میں اپنے خیالات ظاہر کرونگا ۔ یہاں دیکھنا یہ ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے جسقدر بحث ہوئی اور جو رجحان ظاہر کیا گیا ہے اوس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اپوزیشن سائڈ کے جو ہمارے آنریبل ممبرس ہیں ان کے دماغ میں یہ چیز ہے کہ زرعی مزدور جو ہوتا ہے وہ لینانڈ لارڈ کے پاس ملازم رہتا ہے اور یہ لیانڈ لارڈ اس مزدور کے حقوق کو کچل دیتا ہے۔ اور اس کو کافی ویجس نہیں دیتا اور اسکے حقوق پامال کرتا ہے۔ اپوزیشن بنچس کی طرف سے جتنی بھی بحث ہوئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی چیز اونکے دماغ میں تھی ۔ میں نے بغور ان کی بحث سنی ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زرعی مزدوروں کو لیانڈ لارڈس اور زمیندار کچل رہے ہیں ۔ اور جن حضرات نے . . . .

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو انٹروڈکشن (Introduction) ہورہا ہے۔

شری ورینڈراپٹیل ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ شری دیشپانڈے کا کہنا . . . . .

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے ۔ آنریبل ممبر کو کسی کا نام لینے کی ضرورت نہیں ۔

شری ورینڈراپٹیل ۔ میں مسٹر اسپیکر سے یہ ریکویسٹ (Request) کرونگا کہ جب اپوزیشن بنچس کی طرف سے تقاریر ہوئیں تو ہم نے انکو سنا ۔ لیکن اب جب ٹریژری بنچس کی جانب سے کچھ کہا جارہا ہے تو اسکو نہیں سنا جارہا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ یہ آنریبل ممبر کی رائے ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کسی انٹرپشن (Interruption) کی اجازت نہیں دیجاسکتی۔

شری ورینڈراپٹیل ۔ لیبرس (Labourers) کے مطالبہ کے بارے میں جو رزولیوشن آیا ہے اس کے متعلق میں یہ کہونگا کہ لیبرس دو طرح کے ہوتے ہیں ۔ ایک وہ لیبر جو کارخانہ میں مزدوری کرتے ہیں اور دوسرے وہ زرعی مزدور جو فیلڈس میں مزدوری کرتے ہیں۔ تو میں یہ کہونگا کہ زرعی مزدوروں کے مسائل وہ نہیں ہوتے جو کارخانہ کے مزدوروں کے ہوتے ہیں ۔ یہاں زرعی مزدور کا تعلق مالک اراضی سے ہوتا ہے ۔ اور یہ لازمی نہیں کہ مالک اراضی زمیندار ہو یا جاگیردار ہو۔ بلکہ ایک قابض اراضی بھی مالک اراضی ہوسکتا ہے ۔ اور وہ بھی اپنی طرف سے زرعی کاموں کی

تکمیل کیلئے مزدوروں اور بھگیلوں کو رکھ سکتا ہے ۔ اور اسی مناسبت سے ان کے تعلقات ہوتے ہیں ۔ لیکن کارخانہ میں ایسا نہیں ہوتا ۔ کارخانہ کا جو مالک ہوتا ہے وہ ہمیشہ سرمایہ دار ہوتا ہے ۔ اور اسی سرمایہ دار کے ہاتھ میں پورا کارخانہ رہتا ہے ۔ یا ایک ایسی بڑی کمپنی کارخانہ چلاتی ہے جسکے پاس کافی روپیہ ہوتا ہے۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا ۔ اور یہ لازمی نہیں کہ بڑے بڑے زمیندار ہی مالک اراضی ہوں ۔ ہم کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ جو ٹیننسی ایکٹ (Tenancy Act) آچکا ہے اسکے تحت کوئی لیانڈ لارڈ خواہ اسکی کتنی بھی اراضی ہو قانوناً ڈھائی سوایکر سے زیادہ پر خود کاشت نہیں کرسکتا ۔ اور قابض اراضی کو بیدخل نہیں کرسکتا ۔ اور اپنی مقبوضہ اراضی پر خود کاشت نہیں کرسکتا ۔ اسلئے لیانڈ لارڈ دوسروں کو نوکر رکھتے ہیں۔ اور یہ نوکر زرعی مزدور کہلاتے ہیں اور ان کو کام پر لگایا جاتا ہے ۔ ہمارے بعض آنریبل ممبرس کے پاس خود اپنی اراضی ہوگی اسلئے انکو معلوم ہوگا کہ زرعی مزدوروں پر ٹائم کی پابندی کہانتک درست ہوسکیگی ۔ البتہ کارخانہ کے مزدوروں کی حد تک یہ چیز مناسب ہوسکتی ہے ۔ کارخانہ میں بالکلیہ انسانی کنٹرول ہوتا ہے ۔ آپ وہاں ٹائم کی پابندی لگاسکتے ہیں ۔ لیکن یہ بات زراعت میں نہیں ہوتی ۔ اگر اسطرح زراعت میں وقت کی پابندی کیجائیگی تو یقیناً ہماری پیداوار متاثر ہوجائیگی ۔ کیونکہ زراعت پر نیچر (Nature) کا کنٹرول (Control) ہوتا ہے ۔ انسان کا اسپر کنٹرول نہیں ہوتا ۔ اسلئے اگر زرعی مزدور پر اسطرح کی پابندی لگائی جائے کہ صبح میں ۸ بجے سے دو بجے تک کام ہو اور ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد پھر شام کے ۶ بجے تک کام لیا جائے تو یہ ٹھیک نہیں ہوسکیگا ۔ بعض اوقات جب بارش ہوتی ہے تو زرعی مزدور گھنٹوں تک خاموش بیٹھتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رات رات بھر زرعی مزدور کو اراضی پر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اسلئے ٹائم کا تعین نہیں کیا جاسکتا ۔ رات میں عموماً بیلوں کو کڑبی ڈالنا پڑتا ہے ۔ انہیں پانی پلانا پڑتا ہے ۔ ان ہی باتوں کے مدنظر زراعت پیشہ لوگ نوکر کو رکھلیتے ہیں تاکہ وہ ان سب چیزوں کی نگرانی کرسکے ۔ اگر یہ کہا جائے کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک کام لیجئے تو پھر یہ کام کون کریگا ؟ اگر آپ یہ کہینگے کہ رات میں بیلوں کو کڑبی بھی آپ ہی ڈال لیجئے اور پانی بھی آپ ہی پلالیجئے اب چونکہ وقت ہوگیا اس لئے وہ زرعی مزدور ٹھیر نہیں سکتا تو میں کہونگا کہ کوئی کام بھی اچھی طرح سے نہ چلسکیگا ۔ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ زرعی حالت کو بہتر بنانا چاہئے اور زمین کو زیادہ زرخیز بنانے کی ضرورت ہے ۔ اور دوسری طرف آپ ایسا قانون بنائینگے تو اسکی وجہ سے قابض اراضی متاثر ہوجائیگا ۔

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

اب ویجس کے بارے میں میں عرض کرونگا کہ دیہاتوں میں اگر آپ جائیں تو معلوم ہوگا کہ ویجس زر کی شکل میں صرف برسات کے زمانہ میں دئے جاتے ہیں ۔ باقی دوسرے زبیع ۔ خریف وغیرہ موسموں میں اجناس کی شکل میں دئے جاتے ہیں ۔ زر کی شکل میں ویجس نہ ہوں تو پھر کسطرح پابند کیا جاسکتا ہے ؟ ویجس کا معیار مزدور کی طاقت

اور کام کرنے کی صلاحیت پر منحصر ہے۔ ایک مزدور ایسا ہوتا ہے جو زراعت کے طریقوں سے واقف ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ایسے مزدور کو زیادہ مزدوری ملنی چاہیئے بہ مقابلہ اوس مزدور کے جو صرف معمولی کام کا اہل ہوتا ہے۔ ایک مزدور ایسا ہوتا ہے کہ سونگ پھلی کسطرح نکالی جاتی ہے وہ جانتا ہے اور دوسرے مزدوروں کے مقابلہ میں زیادہ نکالتا ہے ۔ تو اسکو اسکے کام کے تناسب سے مزدوری ملتی ہے ۔ جب " مبان باور " (Man Power) میں مساوات نہیں ہے تو ویجس کا تعین کسطرح کیا جاسکتا ہے ؟ وہ شخص جو زیادہ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ کم کام کرنے والے کے برابر کسطرح ویجس پاسکتا ہے ؟ اس کے علاوہ مزدور بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو ملنے میں ارنگیشن کا کام کرتے ہیں ۔ وہ اس کام کے ماہر ہوتے ہیں ۔ سوگر کین کی کاشت کے طریقے جاننے والے مزدور ہوتے ہیں ۔ ایسے مزدور دوسرے معمولی مزدوروں کے برابر نہیں ہوسکتے ۔ وہ مزدور جو خشکی میں کام کرتے ہیں انکو اور تری زمینات میں کام کرنے والوں کو یکساں نہیں رکھا جاسکتا ۔ ان دونوں کو ایک سطح پر نہیں رکھا جاسکتا ۔ ویجس کو بڑھانے یا اس پر کنٹرول کرنے کے سلسلہ میں یہ دیکھنا پڑیگا کہ قابض اراضی اور کاشتکار کی آج کیا حالت ہے ۔ وہ پروڈکشن (Production) کیلئے جو کچھ خرچ کرتے ہیں یا انکو کاسٹ آف پروڈکشن (Cost of Production) کے لحاظ سے انہیں کچھ نہیں ملتا ۔ مزدوروں کو مزدوری زیادہ دیں تو کاسٹ آف پروڈکشن بڑھ جاتا ہے۔ ور ادھر قسموں پر کنٹرول عائد کردیا جاتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چیزیں مہیا نہیں ہوسکتیں ۔ کاشتکار کافی محنت کر کے پیداوار نکالتا ہے اور اسپر کنٹرول کی مہر لگ جاتی ہے۔ ور اسکو اپنا مال کنٹرول کے نرخ پر فروخت کرنا پڑتا ہے ۔ ایک طرف تو پیداوار کے زمانہ میں مارکٹ کی قیمتیں گرجاتی ہیں اور دوسرے کنٹرول کا لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کاسٹ آف پروڈکشن کے لحاظ سے اسکو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ ٹائم ہوچکا ہے ۔

شری وریند را پٹیل ۔ یہاں یہ حال ہے کہ جب ٹیننٹس (Tenants) کا مسئلہ آتا ہے تو اسکو نہایت شدت کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے ۔ اور جب زرعی مزدوروں کا مسئلہ آتا ہے تو اتنی ہی شدت سے پیش کیا جاتا ہے ۔ اگر آپ ٹیننٹس کو خوش حال بنانا چاہتے ہیں تو ویسے حالات پیدا کیجئے ۔ اسکو لگان دینا پڑتا ہے ۔ کاسٹ آف پروڈکشن ہیوی (Heavy) ہے ۔ وہ زیادہ ویجس دیتا ہے ۔ بہتر پروڈکشن کے باوجود آج وہ تباہ ہے ۔ اسکا بھی لحاظ رکھیئے کہ اسکی کیا حالت ہے۔ بڑے کاشتکاروں کی طرف آپ دیکھتے ہیں تو انکے ساتھ ساتھ چھوٹے کاشتکاروں کی حالت کی طرف بھی دیکھنا چاہیئے زرعی مزدوروں کے قوانین میں کوئی نقص معلوم ہو اور اگر بعض دفعات اور سکشنس کا صحیح طور پر امپلی منٹیشن (Implementation) نہیں ہورہا ہوتو یہ ہوسکتا ہے کہ اور ذرائع ڈھونڈ لئے جائیں ۔ لیبر قانون موجود ہونے پر بھی آپ مزید لیجسلیشن (Legislation) چاہتے ہیں ۔ مجھے حیرت معلوم ہوتی ہے ۔ ایک قانون

ہوئے ہوئے بھی مزید لیجسلیشن لانا میں سمجھتا ہوں کہ لیجسلیٹیو اسمبلی کے وقت کو ضائع کرنا ہے - اسلئے میں اسے مناسب نہیں سمجھتا -

గోపిడిగంగారెడ్డి:—(నిర్మల్—జనరల్): అధ్యక్షా, ఇప్పుడుమీతో

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جہاں تک میں سمجھتا ہوں آنریبل ممبر ہندی میں اچھی طرح سے بول سکتے ہیں اسلئے ہندی میں تقریر کریں تو اچھا ہے بہت سے لوگ سمجھ سکینگے -

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی - میں جتنا تلنگی میں بول سکتا ہوں ہندی میں اتنا نہیں بول سکتا -

ఇప్పుడు మీతో విన్నవించేదేమనగా వ్యవసాయ కూలీలకు ఏమికష్టాలు వున్నాయో, వాటిని గురించి మాట్లాడుతాను. రోగియొక్క అవస్థలు రోగికి బాగా తెలుసు. డాక్టరుకు రోగిపడే అవస్థ తెలియదు. అదేప్రకారము నేను అనేది ఏమంటే, వ్యవసాయ కూలీలకు ఎంతకష్టమో కూలినాలి చేసుకునేవాళ్ళకు బాగా తెలుసు. పండించే ధాన్యము ఎవరి చేతికి వెళ్ళుతోంది? ఎవరి నోట్లోకి పోతోంది? పండించేవారు ఎవరు?

(دھنی کو دھتورہ ، چور کو ملیدہ)

కష్టపడుతున్నది ఎవరు? అనుభవిస్తున్నది ఎవరు? వ్యవసాయ కూలీలు వానలో బురదలో పనిచేసి ఇళ్ళకుపోతే వాళ్ళ కష్టాలు వినేదెవరు? ఆరుద్రమొదలుకొని పెద్దపుష్యమి చిన్నపుష్యమి వరకు పొలాల్లో కలుపులు మొదలగును. వర్షాలు కురుస్తూంటే ౨, 3 మాసాలు బురదలో పనిచేస్తారు రామ రామ!! కూలీలకష్టాలు ఏమనిచెప్పేది. కూలీల కాళ్ళు చచ్చిన కప్పలవలె తెల్లబడి ఆ కాళ్ళ గోళ్ళనుంచి రక్తము కారుతుంది. ఆవిధంగా వర్షాకాలంలో కష్టపడి కలుపు తీస్తారు. రక్తము అడుస్తూంటుంది. కొంత్తగడ్డిపోచ తగిలినా బ్రహ్మాండమైన అవస్థ అవుతుంది. గడ్డిపోచ సూదిమొనగా తగులుతుంది. చేతులునుంచి రక్తము కారుతూ వుంటుంది. ఈ స్థితిలో ఇంటికి పోతే అక్కడ ఏముంటుంది? తినటానికి. గట్టి కొబ్బరిచిప్పలో కారంమెతుకులు తినాలి. వాటికి చెంచాలుండవు. అన్నము ముట్టుకోగానే చురుక్కుమని తగులుతుంది మంట. చేతులు మండుతాయి. కడుపులో మంట, అప్పుడు ఏం చేస్తాడు? చేతులు కడుపులో పెట్టుకొని నారాయణా అంటూ పండుకుంటాడు. వారికష్టాలు ఏమిచెప్పగలం? గాంధీమహాత్మునిని, యింకా దేవుణ్ణి భక్తితో తలుస్తాము. అటువంటి కూలీలకు డబ్బు సరిగా యివ్వక దేవుని నిందించేటట్లు చేస్తున్నారు. వర్షాకాలం వెళ్ళినాక చేతులు పుర్లిపోతాయి.

قانون بھگیلگان یعنی " بھگ ہیلہ گان ،، - مطلب یہ ہے کہ دیکھو بھائی میلوں یعنی کھلگوں کا گھانا چل رہا ہے -

ఎండనిప్పులవలె కాలుతుంది. ఆ కూలీలకు చెప్పులుకూడా దొరకవు. పాతచెప్పులు వేసుకుని వెళ్ళితే ఆ యజమాని గట్టుమీద కూర్చుని ఆమె మెత్తగా చెప్పులు వేసుకుందని అంటాడు. చెప్పులు ఎవరు వేసుకోవాలి? అని విద్వాంసులను అడుగుతున్నాను. పాదరక్షలు ఎవరికికావాలి? కంపలలో తిరిగేవారికి చెప్పులు ఉండాలనా? లేక సిమెంటురోడ్లమీద, పెద్దపెద్ద తివాసీలమీద రాళ్ళు రప్పలు వుంటాయని చెప్పులు కావాలనా? ఇక చలికాలములో చలి ఎక్కువ. కాని కూలీలకు, బయట పరుండేవాళ్ళకు వుండదని, అదెందుకనగా చలికి అడ్డము లేక తూర్పునుంచి, పడమరకు గాలి వెళ్ళిపోతుంది, అని వీరి భావం. కాని వీరి బంగ్లాలలో గాలిపోయి, వెడలజాలక గుండ్రముగా రుంగజుట్టి అక్కడే ఉంటుంది అందుచేత వీరికి చలిపెట్టును. కూలీల పరిస్థితి యిలా వుంటుంది. వాళ్ళు మళ్ళా తెల్లవారుజామున గడ్డికోయాలి. చలికి చేతులు వేళ్ళు వంకరలు పోతాయి. కొడవలి సరిగా పట్టుకోలేడు. దొరగారు లోపల అండర్ వేర్, పైన సూటువేసుకొని కూర్చుంటాడు. పాపం, ఈ యనకు కలంపట్టి వ్రాయడమే కష్టంగా యుంటుంది. చేతులకు పైతొడుగులు కావలెను. కూలీకి—కొడవలికొట్టు పడ్డవానికి అక్కరలేదట. చూడండి అన్యాయము. ఈ నాడు పరిస్థితులు ఈ విధంగా వున్నాయి అంటాను. ఈ విషయాలన్నీ ఆలోచించి వ్యవసాయ కూలికి ఫలాని మాసమునుంచి ఫలాని మాసము వరకు ఈ విధంగా కూలి యివ్వాలి. ఈవిధంగా ఉండాలి అని నిర్ణయించవలసి వున్నది. జ్యోతిష్కులుగూడా సంవత్సరానికి ఒక అధికమాసం కలిపి, అధిక జ్యేష్ఠమాసమని, అధిక శ్రావణమాసమని సంవత్సరానికి పదమూడు నెలలు రాసుకుంటారు. విళ్ళేమయినా ఋణాలిస్తే అవన్నీ లెక్క కడుతారు. కాని కూలీ నిచ్చేప్పుడు మాత్రము మోసము చేస్తున్నారు. జనవరి, ఫిబ్రవరి, మార్చి అని లెక్కకట్టి వడ్డీ తీసుకుంటారు. రైతుకూలీ ప్రజారాజ్యం తెస్తామన్నారు. గాని ఈ నాడు కూలీల విషయం మాట్లాడుట తగదట. దున్నేందుకు ఒకరిని, పెంటతీయుటకు ఇంకొకరిని ఎందుకు పెట్టవద్దు? ఈ కూలీకి వేరే ఇంకొక సౌఖ్యం లేదు. ఇంటిదగ్గర భార్యతో సౌఖ్యములు లేవు. దున్నెడ్లకు బుట్లు, ఎక్కేగుఱ్ఱాలకు టుట్లు అదే మాదిరిగా ఎడ్లవంటి కూలీలు, గుఱ్ఱాలవంటి యజమానులు.

پکاتا کون ہے اور کھاتا کون ہے

కష్టపడేదెవరు? వంటపండించేదెవరు? బిర్యాని తినేదెవరు? శెనగలు పండించేదెవరు? లడ్డూలనుతినేదెవరు?

سڑکوں پر اناج نہیں پکتا - کرسیوں پر اناج نہیں بکتا -

کتابوں میں سے دانے نہیں ٹپکتے - راجه کا راجه هونیسے هم رعایا کہلاتے -

ఇంకొకటేమంటే, బేరోజుగారిని దూరంచేస్తామని ట్రాక్టర్లు పెట్టారు మహాత్మా గాంధీగారి శిష్యులు, ఆచార్య వినోబాభావే ఏమని చెప్పారు? వారిచిన్న తనంలో పత్తిగిర్నీలు వచ్చినందువల్ల కూలీలకు నష్టం వచ్చిందన్నారు. బేరోజుగారీని దూరంచేసేదెట్లా ఏమిచేయాలో మీరే ఆలోచించండి. ఒక ట్రాక్టరు నూరుమందిపని చేస్తుంది. నూరుమందిచే రోజుగా కాదా? ఊరికే పుస్తకాలు చూచి సంభ్రమ పడకండి. మనకు ౧౧ నియమాలున్నాయి. -

అహింసా సత్య అస్తేయా బ్రహ్మచర్య అసంగ్రహా,

శరీర శ్రమ అస్వాద్ సర్వత్ర భయవర్జయేత్,

సర్వధర్మే సమానత్వ స్వదేశీ
స్పర్శభావనా హీ ఏకాదశ్
సేవా వినమ్రత్వే, వ్రత నిశ్చయ్.

కాని ఈరోజున ఇవన్నీ శూన్యము. మళ్ళీ మహాత్మాగాంధీగారి శిష్యులమే. కాని ఈ నాడు ఏముంది మనకి? ఖాదీనిగురించి ఈ రోజుల్లో ఆ లోచించడం లేదు. మళ్లీ మానవ సేవయే మాధవసేవ అంటాము. గాని మనము అందరము అనగా శాసనసభ్యులము దినానికి పన్నెండున్నర రూపాయలు ఒక్కొక్కరికి చాలదని కిటికీలలో గాలిపేయడంలేదని అనుకుంటాము. అంతేగాని రైతు కూలీల కష్టము మనకు పట్టడం లేదు. ఇప్పుడు రైతుకూలీ సంగతి ఎలా ఉన్నదంటే ద్రౌపదివలె ఉన్నది. ద్రౌపదికి మానభంగము చేయవలసివచ్చినప్పుడు అర్జునుడు, భీముడు, ధర్మరాజు తమ భార్యకు మానభంగమవుతున్నప్పటికీ ఏమీ అనుకోకుండా కూర్చున్నారు. అల్లాగే మీరు ఈ రైతుకూలీ అనే ద్రౌపదికి మానభంగం చేయండి—మేము ఇలాగే చూస్తూ ఊరుకుంటాము. (Laughter)

*شری ملپا کولور ۔ (شوراپور) جو ریزولیوشن هاؤس کے سامنے آیا ہے وہ واقعی ملک کے بہت بڑے طبقے پر اثر انداز ہے ۔ اسکو سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت ہے ۔لیکن اسکے بہت سے شعبے موجود ہیں ۔ انکی مزید ضرورت نہیں یعنے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہمکو عوام کے مسائل سے نعلق نہیں ۔

ہمارے پاس کچھ ایکٹس موجود ہیں جن پر حکومت کو دھیان دینا ضروری ہے ۔ امپلا ئیز انشورنس ایکٹ (Employee's Insurance Act)سنہ ۱۹۴۸ع میں پاس ہوچکا ہے ۔ کچھ صوبوں میں ایسے ایکٹس نافذ کئے گئے ہیں ۔ لیبر کی آئندہ زندگی پر یہ ایکٹس اثر ڈالنے والے ہیں ۔ اسلئے میں آنریبل ممبر سے اور حکومت سے یہ کہونگا کہ اس طرف دھیان دیں اور امپلائیز انشورنس ایکٹ کو حیدرآباد میں بھی عمل میں لایا جائے ۔ دوسری بات میں یہ بھی کہونگا کہ ریگے کمیٹی (Rege Committee) کی سفارشات کو حکومت نے صرف اپنی ہی فیکٹریز کی حد تک عمل میں لایا ہے ۔ لیکن پرائیویٹ فیکٹریز (Private Factories) پر اسکو ابتک لاگو نہیں کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ بہت ضروری ہے ۔ جب حکومت اپنی حد تک اس پر عمل کرتی ہے تو کوئی معنی نہیں کہ دوسری فیکٹریز پر اسے لاگو نہ کیا جائے ۔ بیسک ویجس کا یہ ریزولیوشن ہمارے سامنے ہے ۔ اگر ہم پارلیمنٹ کے ۴۸ع کے ایکٹ کو دیکھیں تو ہمیں موم ہوگا کہ وہ ایکٹ اس سے بھی آگے ہے ۔ یہاں تو صرف بیسک ویجس (Basic wages) ہی مانگے جا رہے ہیں لیکن اس میں تو اسکے آگے الونسز (Allowances)بھی ہیں ۔ اگر اس ایکٹ کو عمل میں لایا جاتا تو کسی مزید ایکٹ کی ضرورت نہوتی ۔ لیکن موجودہ صورت میں جو ریزولیوشن پیش ہوا ہے کیا اس سے مزدوروں کی حالت بدل جائیگی؟ اگر ہم اس طرح جائیں تو ٹھیک نہیں ۔ بلکہ جو ایکٹ ہے اسے پہلے عمل میں لانا چاہئے ۔ اور اسکے بعد پھر بھی کسی قسم کی خامی محسوس ہوتو ایسی صورت میں

* Confirmation not received,

ٹریزری بنچز خود اپنی جانب سے قانون لانے کے لئے تیار ھیں - لیکن موجودہ صورت میں اس طرح کا رزولیوشن لاکر غلط فہمی پیدا کرنا ٹھیک نہوگا - اس سے عملی طور بردقتیں پیش آئینگی - اس رزولیوشن میں مزدوروں کےلئے ایک مہینے کی چھٹی کا مطالبہ بھی کیا گیا ھے - واقعی مزدوروں کو ایک مہنے کی چھٹی ملنی چاھئے - آج جو دوسرے ملازمین ھیں انکو اس سے زیادہ آسانیاں ھیں - لیکن اس پر عمل کرنے سے پیشتر دوسری طرف بھی غور کرنا پڑتا ھے - ھم تو خیر ایک مہینے کی چھٹی منظور کرلینگے - لیکن کیا ھمارے ساتھ اور صوبجات بھی ایسا کرینگے ؟ وھاں تو ایسا عمل نہیں ھے - اگر ھم ایسا کرلیں تو کیا اس سے ھماری انڈسٹری پر اثر نہیں پڑیگا ؟ آپ کی انڈسٹریز جو مال پیدا کرینگی کیا انکی قیمت اس کے اثر سے زیادہ نہیں ھو جائینگی ؟ اور قیمتوں میں اضافہ کے نتیجہ کے طور پر یقیناً انڈسٹری پر اثر پڑےگا اور ھماری انڈسٹریز کا مارکٹ پورے طور پر ختم ھو جائیگا - بیوپار تو ایک ایک پائی کا ھوتا ھے - دوسرے لوگ آگے بڑھ جائینگے - اسی کے پیش نظر یہاں ۱۰ دن چھٹی کے رکھے گئے ھیں - متصلہ صوبوں میں بھی یہی عمل ھے - اگر وھاں اس میں اضافہ ھو تو ظاھر ھے یہاں بھی ھوگا -

ایک اور پائینٹ جسکے متعلق میں کچھ کہونگا وہ ڈیرنس الونس (Dearness allowance) ھے - یہ بھی آل انڈیا مسئلہ ھے - صرف حیدرآباد میں اسکے متعلق الگ عمل نہیں کیا جاسکتا - ھندوستان کے اور فیکٹریز کے عمل کو دیکھکر ھمیں بھی چلنا ھے - لیکن چند آنریبل ممبران بہت ھی سچائی سے یہ کہتے رھے کہ بھائی آج کسانوں یا اگریکلچرل لیبر (Agricultural labourer) کی حالت بہت خراب ھے اور اسکی درستی کی ضرورت ھے - اس میں شک نہیں کہ کسانوں کی حالت خراب ھے لیکن اس طرف بھی آپ دھیان دیجئے کہ کیا کسان خود بھی اس قابل ھیں ؟ اور کیا انکی حالت کو اس طرح سدھارنا مناسب ھے ؟ کیونکہ مجھے ڈر لگتا ھے کہ کہیں ایسا نہ ھو کہ ھم ایک سوال کو حل کرنے کے بجائے اب جو سہولتیں ان مزدوروں اور کسانوں کو ملتی ھیں ان دونوں کو کھو بیٹھیں جیسا کہ آنریبل چیف منسٹر صاحب نے بھی فرمایا ھے - اس لئے میں کہونگا کہ اگریکلچرل لیبر کے لئے جو قدم اٹھایا جائے وہ سونچ سمجھکر اٹھانا چاھئے - چنانچہ میں یہ کہونگا کہ جو لیبر ایکٹس ھیں وہ مفید ھیں اور ان ھی کو سختی سے عمل میں لایا جائے - بس یہی میری خواھش ھے -

شریمتی آشاتائی واگھمارے (ویجاپور) - میں آج مزدور عورتوں کے بارے میں دو تین باتیں کہنا چاھتی ھوں - پہلی بات تو یہ ھے کہ عورتیں - مردوں کے اتنا ھی کام کرتی ھیں لیکن دونوں کی مزدوریوں میں فرق ھوتا ھے - ایسا نہونا چاھئے - بلکہ ایک پرش (पुरुष) کو جتنی مزدوری ملتی ھے اتنی ھی ایک استری (स्त्री) کو بھی ملنی چاھئے کیونکہ وہ استری بھی پرشوں کے اتنا ھی کام کرتی ھے -

دوسری بات یہ ھے کہ ھمارے پاس بہت سے بڑے بڑے فیکٹریز یا ملس ھیں - لیکن ان میں عورتوں کی ویوستھا (व्यवस्था) اور زچگی خانوں کا انتظام نہیں ھے -

جب عورتیں اتنی بڑی تعداد میں ہیں تو ان کےلئے یہ انتظام ضروری ہے - انکے چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں ان کےلئے بالک گھر (बालक घर) بھی نہیں ہوتا۔ مزدور عورتوں کےلئے بالک گھر بنانا چاہئے - اور مزدوروں کے بچوں کےلئے بالک مندر (बालक मंदिर) بھی بنانا چاہئے ایسے بالک مندر کسی بھی فیکٹری میں نہیں ہیں -

جو مزدور بیڑی فیکٹریز میں کام کرتے ہیں ان کےلئے روٹی کھانے کےلئے بھی جگہ نہیں ہوتی - جب کھانے کی چھٹی ہوتی ہے تو یہ بیچارے مزدور جھاڑ کے نیچے بیٹھ کر روٹی کھاتے ہیں - ان کے لئے یہ ویوستھا ہونا بھی ضروری ہے -

مزدور استریوں کو سال میں صرف ۱۰ دن کی چھٹی دیجاتی ہے - فیکٹری میں کام کرنے والی استریوں کو بھی گھر کا کام کاج کرنا پڑتا ہے اس لئے استریوں کو زیادہ چھٹی دینے کےلئے قانون میں سہولت پیدا کرنا ضروری ہے -

اور ایک بات جو مزدور استریوں کے بارے میں کہنا ہے وہ یہ ہے کہ استری زچگی سے پہلے ساتویں مہینے میں سخت کام نہیں کرسکتی . اور زچگی کے بعد دو مہینے تک اوس سے ہلکا کام لینا چاہئے - ان باتوں کی طرف توجہ دینا ضروری ہے - اور ان کو دو مہینے کا پورن پگار (पूर्ण पगार) بھی ملنا چاہئے کیونکہ گورنمنٹ کے ملازمین کو ایسی ہی چھٹی دیجاتی ہے - ان تمام باتوں پر ہمارے آنریبل لیبر منسٹر صاحب توجہ دیں تو مناسب ہے -

***श्री. माणिकचंद पहाडे** : जो रिजोल्युशन पेश हुआ है मै अिसकी ताअिद करता हूं और अिस तरह कानून बनाने की जो मांग अिस मे की गअी है अिससे मै बहुत हदतक मुत्तफिक हूं। लेकिन मुझे कुछ बातों की हद तक अिख्तेलाफ भी है। पहले मै बेसिक् पे (Basic Pay) के मुतालिक कहूंगा। अिस बारे में मैंने आय्. अेन्. टी. यु. सी. (I.N.T.U.C.) के लीडरोंसे बात चीत की है। लेबर का काम मैंने भी कुछ दिनों तक किया है। हमारे पास जो बडे बडे कारखाने हैं, अिन में बेसिक् पे कायम होना जरूरी है। क्योंकि अिसके बगैर मजदूरों की जिंदगी का सही खाका खीचने में बडी मुष्किल होती है। अिस लिये स्टील, ग्लास, क्लॉथ मिल्स, और अैसे ही बडे बडे कारखानों की तरफ ध्यान देते हुअे अिन सब के लिये बेसिक पे मुकर्रर करना जरूरी है। अिस के साथ ही साथ मैं काश्तकारों और खेत मजदुरों का जिकर करते हुअे यह कहूंगा की अिनके लिये बेसिक पे मुकर्रर करने मे बडी मुश्कील होगी कारण यह है कि हमारे काश्तकारों और किसान मजदुरों की हालत बहुत खराब है। हालत यह है कि सेकडा ५५ लोगों के पास जमीन नहीं होती। सेकडा १५,२० अैसे हैं जिनके पास २५ अेकर से जियादा जमीन नहीं है। और सिर्फ ५ या ७ फीसद अैसे जमीनदार हैं जिनके पास १०० अेकर से जियादा जमीन होती है। और सिर्फ अिनके पास ही वर्कर्स (Workers) की जरूरत होती है। लेकिन जिनके पास जमीन कम है अुनके पास महिना भर काम करने वाले आदमी की जरूरत नहीं होती। अलबत्ता जिसवक्त जरूरत होती है अुसवक्त मजदूर बुलाये जाते हैं, और काम निकाला जाता है। वर्षाके प्रारंभमेही किसानों को दुसरों की जरूरत होती है क्योंकि दो तीन दिन के अंदर

* Confirmation not received.

काश्त होजानी चाहिये। अैसे मजदुरों को अगर सालभर के लिये लिया जाये और अगर अुनके लिये बेसिक पे मुकर्र किया जाये तो छोटे जमीनदारान अुनको नही लेगे, और फसल खुद पेरेंगे। क्योंकि अिन को यकीन नही होता कि अिस फसल से फायदा होगा या नही। अिसकी वजाह यह है कि हमारे पास की काश्त का दारोमदार नेचर पर है। अगर बरसात हो तो फायदा होसकता है लेकिन अगर बरसात न हो तो बीज भी खराब होजाते है। अैसी हालतमे किसानका बहुत नुकसान होता है।अिसके अलावा हमारे पास का जो स्टॅंडर्ड ऑफ लिव्हिंग (Standard of Living) है वह बहुत ही कम है। और अगर अिस तरह् से बेसिक पे मुकर्र किया जाय तो अितने महिंगे मजदूर कोअी नहीं रखेगा बल्कि हर किसान खुद ही काम कर लेगा क्योंकि वह खुद ही आधा काम करसकता है। और अगर फसल खराब हो तो पहिलेका कर्जा दुगना हो जाता है। अिस लिये वह किसान अिस खियालसे कि जितना काम हो सके खुद ही करे जितना खुद बो सकता है; सिर्फ अुतनाही अनाज बोअेगा। अिस लिहाज से मैं अर्ज करूंगा कि अिस मसले को हमें नॅशनल पॉअीट ऑफ व्ह्यू (National Point of View) से देखना चाहिये। क्यो कि जितने काश्तकार हे अिन मेसे पचास फीसद अैसे हैं जिनका सिर्फ अराजियात से पेट नही भरता। अिन पर अगर अिस तरह से जिम्मेदारी डाली जाये तो अिन्हे नुकसान होगा, अिसलिये भी हमें अुनकी सहुलतो के लिहाज से सोचना चाहिये। अब जबकि हम ग्रे मोअर फुड (Grow more Food) की मुहीम को पूरा करना चाहते हे और देश की पैदावार को बढाना चाहते हे और अिसवक्त जबकि हमारे काश्तकारों की हालत भी अच्छी नहीं है, बेसिक मे मुकर्र करके गोया दोनों को नुकसान पहुचा रहे है। और फिल्ड वर्कर्स भी अिस के खिलाफ हे। अिस लिये मेरा खियाल है कि अिसवक्त अॅग्रिकल्चरल लेबर के लिये बेसिक पे मुकर्र करना ठीक नही। क्योंकि वह चीज हमारे लिये मुफीद न होगी। जबतक कि अराजियात को अिरिगेशन (Irrigation) के जरिये से पानी पहुचाने का अितेजाम नहीं करेंगे और जो फसल आने वाली है अिसका हिस्सा बकिया काश्तकारों को नही दिलायेंगे बेसिक पे मुकर्र करना गोया अिन पर जबरदस्ती करना है। अिस तरह नॅशनल पॉअीट ऑफ व्ह्यू (National Point of View) से भी थोडाबहुत नुकसान होगा। अिस लिये मैं कहुगा कि फिल्ड वर्कर्स के लिये बेसिक पे मुनासिब नहीं है और मैं अिसकी मुखालिफत करता हूं।

फॅक्टरी वर्कर्स को बेसिक पे देने के मुतालिक मैं यह कहुंगा कि फॅक्टरीज मे आमदनी मुकर्र होती है। मुकर्रा माल पैदा होता है। और हर काम अेक मुकर तरीके पर किया जाता है। अिस लिहाज से बेसिक पे फॅक्टरी के मजदुरों को देना आसान है। और वहां देना जरूरी भी है। लेकिन अिस बारे मे मै यह कहना चाहता हूं कि लेबर से मुतालिक जुमला कवायद सेंटर ने बनाये हे। लेबर का काम सेंटर ने अपने जिम्मे ले लिया है। और सेंटर ही पूरे देश के मजदुरों के लिये सोंचती है। अगरचे कि हम अिसमे तरक्की करसकते हैं लेकिन अकेले हम अपने प्रॉव्हिसकी हदतक कानून बनाना या तरमीम करना सही न होगा क्योंकि अब प्रॉव्हिसेस अलग नही हैं बल्कि पूरे देश के साथ काम चलाना चाहिये। अिस लिये जो कुछ सेंटर करेगा वह पूरे देश के और समाज के लिये करेगा जिस से हमे भी फायदा होगा और मजदुरोंको भी फायदा होगा। हमारे पास बंबअी के मुकाबले मे मजदूर कम हैं और अिनकी मजदुरी भी कम है। लेकिन सेंटर कानून बनाते वक्त अिन तमाम चीजों को सामने रखते हुअे कानून बनायेगा। अिस लिहाज से जो कवानीन और रूल्स अॅंड रेग्युलेशन्स (Rules and Regulations) सेंटर बनायेगा वह तमाम प्रॉव्हिसेस के मजदुरों को फायदा मंद होंगें।

अिसके बाद मैं लिव्ह (Leave) के मुतालिक कहुंगा। मैं यह कहना चाहता हूं कि फॅक्टरी वर्कर्स के लिये जो अेक महिने की लिव्ह है वह अिस तरह रखी जाय। फेस्टीव्हल्स (Festivals) के लिये १२ दिन, नॅशनल हॉलीडेज (National Holidays) के ३ दिन, सिक लिव्ह (Sick Leave) १५ दिन, और अिस के अलावा हर संडे (Sunday) को छुट्टी मिलेगी। अगर अिस तरह कानून बनाया जाये तो मजदुरों को बहुत जियादा फायदा होगा। और यह चीज सेंटर के पेश नजर है। यह कहा गया कि जिसतरह महिंगाअी बढती है अिस के साथ साथ महिंगाअी-भत्ता भी बढाया जाय। यह व्हिशिअस सरकल (Vicious Circle) है। अिस वक्त तो सब चीजों की कीमतें बढ गअी हैं। लेकिन हम मजदुरोंके महिंगाअी भत्ते मे और अिजाफा नहीं कर सकते क्योंकि पैदा करने के लिये जो चीजें जरूरी हैं अिनकी कीमत मे भी अिजाफा होगया है। अिस लिहाज से अिस बाबत भी हमें सोंच समझ कर कदम अुठाना चाहिये। कन्ज्यूमर्स और काश्तकारों का सवाल हल होना है। अिस लिये यह खियाल करना कि सिर्फ महिगाअी बढगअी है अिस लिये भत्ता भी बढाना चाहिये सही न होगा। यह कहा जाता है कि अिस मे अेक बहुत बडा धोका होता है। क्योंकि अिस की वजहसे माल की कीमतों मे भी अिजाफा हो जाता है। अिसलिये मैं प्रार्थना करूंगा कि अिन चीजो को आप सोंचे। हम को सिर्फ मजदुरों का सवाल हल करना नही है। बल्कि जो ९० फीसद लोग दूसरे हैं अिन पर क्या असर होता है, यह भी देखना पडेगा। महज दस फीसद ही लोगोंका खियाल किया जाय तो कैसे काम चलेगा? यह कहने से कि अिंडेक्स नंबर बढगया है अिस लिये भत्ता बढाया जाये काम नही चलेगा। पूरे अिकनॉमिक (Economic) हालात को देख कर अिस की माग करनी चाहिये। अगर यह कहा जाय कि पहले जो अिंडेक्स नबर २८० था वो अब ३६० हो गया है और अुस लिहाज से महिगाअी भत्ता बढाया जाय तो मैं यह अर्ज करूंगा कि अिससे राष्ट्र को सख्त नुकसान पहुंचेंगा।

दूसरी चीज बोनस के मुतालिक है। बोनस के मुतालिक मैं यह कहुंगा कि हम को चाहिये कि अिसके लिये कोअी खास मिकदार मुकर करदें। अगर यह हो जाय कि मुनाफा मे से सेकडा २५ फीसद बोनस दिया जाय तो ठीक होगा। और अिस को कम्पलसरी (Compulsory) कर दिया जाना चाहिये यह नहीं कि महिने को अितना दो, और दो महिने को अितना दो। अगर हम अिस तरह से २५ फीसदी बोनस मुकर कर दें तो यह झगडे कम हो जायेंगे अिस के साथ साथ मैं यह भी कहूंगा कि हमारे जो मजदूर दूसरों के जमाने मे काम करते थे अब वैसा नहीं करते। मैं अिस की मिसाल भी दूंगा। मस्लन जी. आय. पी. का जो वकशॉप है वह पहले अेक युरोपियन मॅनेजर के तहत था अब हमारे मॅनजर के तहत है। पहले वहां जितना काम १०० मजदूर करसकते थे अब अितना ही काम ५०० मजदूर नहीं करसकते। अिससे पता चलता है कि हमारे मजदूर दुसरोंके तहत तो जियादा काम करते हैं लेकिन अपने आदमी के तहत अितना काम नहीं करते। मैं मजदुरों के नेताओं से कहुंगा कि वह अिसतरफ जरूर ध्यान दें। और मजदुरों के दिमाग मे यह बिठा दें कि राष्ट्रकी पैदावार मे जियादा अिजाफा करें। अिसके अलावा अेक और चीज है अिसके मुतालिक मैं कहना चाहता हूं। वह यह है कि मजदुरों का जो मुव्हमेंट (Movement) चलाया जाता है वह अपनी पार्टी के नुकते नजर से चलाया जाता है। अगर मुव्हमेंट मजदुरों की भलाअी के नुकते नजर से नहीं चलाया जायेगा तो वह फायदा नहीं देगा। अिस के बाद अिन के अन-अेम्पलॉयमेंट (Unemployment) की बाबत कहा गया है। मैं अिस के मुतालिक यह कहदेना चाहता हूं कि कारखानेजात मे मजदूर

काम करते है। अिन को पेन्शन होनी चाहिये। अगर पेन्शन नही दि जा सकती तो कम्पलसरी प्राविडट फड (Compulsory Provident Fund) कायम करना चाहिये। और अिसका अितेजाम कारखानो मे कम्पलसरी तौर पर करदिया जाना चाहिय। दूसरे यह कि जिन लोगो को रिट्रेंच (Retrench) किया जाता है अुनको ग्रॅच्युटी (Gratuity) मिलना चाहिये। और अिसका भी अितेजाम होना चाहिये। रिट्रेंचमेंट के सिलसिले मे जो हडताळ होती है अुसके बाद अुसको तसलिम करना ठीक नही होगा। मेरा यह खियाल है कि अिस के लिये तीन अश्खास की कमेटी बिठाअी जाये जो अिस बात का अितेजाम करे। अैसा करनेपर अेक तरफ तो स्ट्राअीक (Strike) का बहुत कम अिमकान रहेगा और दूसरी तरफ राष्ट्रको अिसकी वजेहसे जो नुकसान होता है वह नही होगा। अगर अिस नुकते नजरसे हम काम करे तो जियादा बेहतर होगा। अेक और चीज यह है कि अगर अैसे कवानीन सेंटर की तरफ से लाये जाये तो और भी जियादा मुफीद होगा। क्योंकि वह सारे राष्ट्रों और प्रांतों के हालात देखते हुअे लाये जायेंगे। अिस से मजदुरो का जियादा फायदा होगा और अुनकी भलाअी होगी। अगर हम सिर्फ हैदराबाद ही के मजदुरो के नुकतेनजर से गौर करेंगे और अिन की बेसिक पे (Basic Pay) मुकर्र करेगे तो यह ठीक नही होगा। बल्कि सेटर से जो बेसिक पे मुकर्र किया जायेगा वह पूरे प्रांतों के हालात के लिहाजसे होगा कि कहां कितना बेसिक पे दिया जाना चाहिये और कहां कितना। अिस लिये मै यह कहुंगा कि यहा पर अेक अलाहिदा कानून बनाना जरूरी नही है।

Shri G. Raja Ram : Mr. Speaker, Sir, As much discussion has already taken place on the resolution, under Rule 36 (1) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules, I want to move the motion for closure.

Mr. Deputy Speaker : But some more members want to speak, and I feel that they should be allowed.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کافی ڈسکشنس ممبرس کی جانب سے ہوچکے ہیں اور ابھی آنریبل لیبر منسٹر کو بھی تقریر کرنا ہے - اگر نان آفیشیل رزولیوشن کے لئے دودن لئے جائیں توپھر وقت نہیں رہیگا - جولائی کی ۸ تاریخ بھی ایک اور بل کے لئے مقرر کی گئی ہے - اس طرح کام ختم نہ ہوسکیگا - میں نے محسوس کیا ہے کہ ٹریزری بنچس کی جانب سے اسی طرح کے آبسٹرکٹیو ٹیکٹکس (Obstructive tactics) کرے جاتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ کار آمد ثابت نہ ہوگا - ٹرىژری بنچس کو کم از کم اس ریزولیوشن کو جلد ختم کردینا چاہئے - اسلئے اگر آنریبل منسٹر آف لیبر اپنے خیالات کا اظہار کرکے اسکو ختم کردیں تو ٹھیک ہوگا کیونکہ ۸ تاریخ کو عثمانیہ یونیورسٹی کا ریزولیوشن پیش ہو جائیگا اور اس وقت ہم کو وقت نہیں ملیگا -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب ساڑھے چھ بجے تک دوسرے لوگوں کو بھی ڈسکشن کا موقع دیا جائیگا آیندہ آنریبل لیبر منسٹر اسپیچ دینگے - بہر حال ساڑھے چھ بجے تک جتنے ممبرس ڈسکشن کرنا چاہتے ہوں کرسکتے ہیں -

شری لکشمن کونڈا - میں یہ عرض کرونگا کہ آنریبل ممبرس آف اپوزیشن کی جانب سے یہ جو کہا گیا ھے کہ ٹریرری بنچس کی جانب سے ھمیشہ ایسے آسٹرکٹیو ٹیکٹکس کئے جاتے ھیں میں اسکے متعلق سخت پروٹسٹ (Protest) کرتا ھوں - یہ جو "ٹیکٹکس کئے جاتے ھیں" کہا گیا ھے یہ ان پارلیمنٹری (Unparliamentary) ھے - اسکو الاؤ (Allow) نہیں کیا جانا چاھئے -

Minister for labour and Rehabilitation *Shri V. B. Raju :*

Mr. Speaker, Sir, the hon. Member need not have any apprehension that the Treasury Benches are trying to go around the motion beating the bush, but he could have spoken to the Leader of the House regarding the adjustment of the time, the number of speakers on both sides, and he could have been careful enough to advise his members of party to take limited time. It is not fair to accuse the party in power at this stage, as trying obstructionist tactics. The Government is prepared to answer the resolution and the hon. Member need not have any apprehension in this regard.

Shri V. D. Deshpande.—I have already spoken to the Leader of the Congress Party, and he told me that the discussion would be finished today and that the Osmania University resolution will be taken up on the 8th instant. But, I find through the process going on here, that the discussion on the resolution will not be finished today, but it will continue even on the8th instant also. If that is so, I must say that it is nothing but obstructionist tactics.

شری لکشمن کونڈا - مسٹر اسپیکر سر - جو رزولیوشن اس وقت سامنے ھے اس میں ایک قسم کے مزدوروں کا لحاظ نہیں رکھا گیا - لیکن ریزولیوشن کی اسپرٹ سے میں پورے طور پر اتفاق کرتا ھوں - ھمارے یہاں مزدوروں کی تین کیٹیگریز (Catagories) ھیں - ایک زرعی مزدور - دوسرے وہ مزدور جو کارخانوں میں کام کرتے ھیں - یا جو دوسروں کے پاس ویجس پر کام کرتے ھیں - ایسے بھی مزدور ھیں جو گھروں میں بیٹھ کر چھوٹے چھوٹے دھندے کرلیتے ھیں یا صنعتی کام انجام دیتے ھیں اور جو بڑے کارخانوں کے مزدوروں سے بدتر حالت میں ھیں - انہیں بھی پروٹکشن دینا ھمارا فرض ھو جاتا ھے - فی الواقعی حیدرآباد میں جہاں تک میرا علم ساتھ دیتا ھے ایک لاکھ ایسے مزدور ھیں جو بڑے بڑے کارخانوں میں کام کرتے ھیں اور تقریباً ۲۰ - ۲۵ لاکھ ایسے زرعی مزدور ھیں جو بڑے کاشتکاروں کے پاس کام کرتے ھیں - اور تقریباً ۱۰ لاکھ ایسے مزدور ھیں جو گھریلو صنعتوں کا کام کرتے ھیں - میں نے تقریریں سنی ھیں جو مختلف آنریبل ممبرس نے کی ھیں - اوس میں یہ کہا گیا ھے کہ فی الواقعی زرعی مزدور بہت زیادہ خستہ حال ھیں - اور اون کو زیادہ محنت کرنی پڑتی ھے - یہ صحیح ھے - لیکن ان مزدوروں کے متعلق سونچتے سمئے (समय) ایک بڑے زمیندار اور زیادہ زمین رکھ کر کاشت کرنے والے کو پیش نظر رکھ کر جو کچھ کہا گیا ھے وہ کلیتاً صحیح نہیں ھے - بلکہ صرف ایک حد تک صحیح ھے - جہاں

جو تقریباً ۷ لاکھ قولداران ھیں ان کے پاس بعض سلازمین اور زرعی مزدوروں کی بھی ضرورت پڑتی ھے - ان کے متعلق جو کہا گیا ھے کہ جو مزدور انکے کھیت میں کام کرتے ھیں ان کے حقوق کی حفاظت اور پروٹیکشن (Protection) کی ضرورت ھے اس کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا لیکن بڑے کاشتکاروں کے پاس کام کرنے والے مزدور اور ان مزدوروں کو مساوی سہولتوں اور حقوق کا مہیا کرنا مشکل ھے واضح رھے کہ ھمارے اسٹیٹ میں جو زرعی مزدور ھیں وہ بالکل غیر منظم حالت میں ھیں - محض قانون بنانے سے چاھے وہ کتنا ھی سخت اور مفید قانون کیوں نہ ھو اس کا صحیح فائدہ اس وقت تک نہیں پہنچیگا جب تک کہ عوام کو خاص کر زرعی مزدوروں کو تیار نہیں کیا جاتا - اس کا مجھے یقین ھے - ھمارے پاس کئی قانون تو ھیں مثلا قولداروں کا قانون - بھگیلوں کا قانون وغیرہ لیکن تجربہ سے ظاھر ھے کہ ان سے فائدہ جیسا ھونا چاھئے نہیں ھو رھا ھے -

غرض حقیقت یہ ھے کہ محض قانون بنانے سے اس کا فائدہ پبلک کو نہیں پہنچتا جب تک کہ فائدہ پہنچانیکے حالات نہ پیدا کئے جائیں - اسکی ذمہ داری پبلک لیڈرس اور پبلک کے نمائندوں پر ھے - پبلک کو اگر آرگنائیز (Organise) و باشعور کیا جائے تو قوانین سے جو فائدہ اسکو پہنچ سکتا ھے وہ حاصل کریگی - لیکن ھمارا تجربہ ھیکہ اکثر مزدوروں کی فلاح و بہبود اور انکے حقوق کی حفاظت کا دعوی کرنے والے اپنے دماغوں میں سیاسی پروپیگنڈے کی خواھشات کو لیکر اور مزدوروں کے انٹرسٹ (Interest) کو بازو رکھکر کام کرتے ھیں - اسکا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ مزدوروں سے متعلق قانون کے امپلی منٹ (Implement) کرنے میں جو توقعات ھوتے ھیں وہ پورے نہیں ھوتے اور اسکے رائج کرنے میں جو اسپرٹ ھوتی ھے وہ باقی نہیں رھتی - اور اسطرح مزدوروں کو اس سے صحیح طور پر فائدہ نہیں ھوتا - اب تک میں نے جتنی تقریریں سنی ھیں ان سے یہ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کیا چاھتے ھیں - اگر کوئی رزولیوشن پیش کرنا چاھتے ھیں تو ممکن ھے کہ وہ انکے دماغوں میں ھو - ھم کو دیکھنا چاھئے کہ ابھی حکومت کو آئے ھوئے تین مہینے ھوتے ھیں - وہ خود کوئی نہ کوئی چینج (Change) کریگی - کچھ تو انتظار کرنا پڑیگا - ریزولیوشن کے طریقے جو اختیار کئے جاتے ھیں ان سے مزدوروں کو فائدہ پہنچانا تو مقصود نہیں ھوتا بلکہ صرف یہ مقصود ھوتا ھے کہ ایک سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ھوئے دوسری سیاسی پارٹی کے متعلق اپنے دماغ میں اختلافات رکھیں - نیز ایسا طریقہ کار اختیار کرتے ھیں اور ایسا موٹیو (Motive) ظاھر کرتے ھیں کہ جس سے یہ معلوم ھو کہ وہ مزدوروں کا فائدہ کرنا چاھتے ھیں - لیکن در حقیقت مزدوروں کا فائدہ کرنا نہیں چاھتے بلکہ محض بمقابلہ دیگر سیاسی پارٹیوں کے اپنی زیادہ ھمدردی کا ڈنکا بجانا چاھتے ھیں - کہا جاتا ھے کہ مزدوروں کے حقوق کے سلسلہ میں بہت کچھ ھونا چاھئے - میری دریافت پر جو معلومات حاصل ھوئے ھیں ان سے ظاھر ھے کہ اس قلیل عرصہ میں آنریبل لیبر منسٹر نے مزدوروں کے لئے کافی ریفارمس کئے ھیں - وہ ھر پہلو کی طرف دھیان دینے کے لئے تیار ھیں لیکن اس کا مطالبہ کرنے والے کوئی ریپریزینٹ (Represent) نہیں کرتے ھیں تو وہ کیا کرینگے؟ یہ سمجھنا غلطی ھے کہ کچھ کام نہیں ھورھا ھے - جو کچھ اقتدار میں ھے وہ کیا جارھا ھے -

اور جو اقتدار سے باہر ہے اس میں مجبوری ہے۔ یہ کہنا کہ وہ نہیں ہوا یہ نہیں ہوا آسان ہے۔ لیکن جب ایسا کہنے والے کے ہاتھ میں کام آئے تو اس کو معلوم ہوگا کہ کام کرنے کے لئے کیا کیا مشکلات حائل ہوتی ہیں ۔ اور ان کے دور کرنے کے لئے کیسی کٹھنائی ہوتی ہے۔ کام میں دیر ہو تو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ کام کیا ہی نہیں جارہا ہے۔ حکومت ہر چیز پر کافی غور کر رہی ہے ۔ آل انڈیا بیسس (All India basis) پر بہت سے امور طے ہورہے ہیں۔ اس کے لئے کچھ انتظار کرنا پڑیگا ۔ ویجس ۔ بونس ۔ الونسس اور مزدوروں کی مزدوریوں کے بارے میں غور ہورہا ہے کہ کتنا تعین کرسکتے ہیں لیکن اس بارے میں اس کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں صنعتی ترقی زیادہ نہیں ہے۔ عام طور پر یہاں کا پروڈکشن اور آمدنی زیادہ نہیں ہے۔ مالک کارخانہ دوسری جگہ جتنا خرچ کرسکتا ہے یہاں نہیں کرسکتا ۔ ان کارخانوں میں جنکی آمدنی زیادہ ہے مزدوروں کو زیادہ ویجس ملنے ہی چاہئیں لیکن وہ کارخانے جو بڑے پیمانہ پر نہیں چلتے ہیں اور جن کا کیاپیٹل (Capital) بھی کم ہے ان سے اگر یہ کہا جائے کہ وہ بھی بڑے کارخانوں کے برابر ویجس دیں تو یہ مشکل ہے ۔ ہمیں اس حقیقت کو محسوس کرنا چاہئے ۔ بڑے بڑے کارخانوں میں کام کرنے والے خوش نصیب ہیں۔ لیکن کھیتوں میں کام کرنے والے بڑی مصیبت میں ہیں ۔ زرعی مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ پبلک اور عوام نے بھی ان پر توجہ نہیں کی۔ ان حالات میں نہ صرف مزدور اور زرعی مزدور بلکہ چھوٹے چھوٹے اور گھریلو صنعتی کام کرنے والے جو ہمارے ملک میں گاؤں گاؤں پھیلے ہوئے ہیں جن میں سب سے بڑی تعداد دستی پارچہ بافان کی ہے کافی خستہ حال ہیں ان بافندوں کو تو کھانے کے لئے آدھا پیٹ بھی روٹی نہیں ملتی ۔ ان کی حفاظت اور ان کی پرورش کا خیال حکومت کو زیادہ کرنا چاہئے ۔ ہم بھی حکومت پر زور دے رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے کہ آنریبل منسٹرس کو حکومت سنبھالے ہوئے ابھی تین ہی مہینے ہوئے ہیں وہ ان تمام باتوں پر غور کر رہے ہیں ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مزدوروں اور بافندوں کی مشکلات کو نظر انداز کردیا جائے یا جن لوگوں کی آمدنی کم ہے ان کی گورنمنٹ حفاظت نہ کرے ۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کو جلد از جلد حل کرنا چاہئے اگر اس میں دیر ہو تو ہمیں خاموش نہ رہنا چاہئے اور نہ رہینگے بلکہ حکومت کو مجبور کرینگے کہ وہ جلدی قدم بڑھائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہونگا کہ حکومت کو قدم آگے بڑھانے میں کبھی سخت دقت اسلئے بھی ہوتی ہے کہ قدم قدم پر اسکو اختلافات اور مختلف پارٹیوں اور مفاد پرستوں کی مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ سب ظاہر ہے کہ قولدار مصیبت میں ہیں۔ باوجود اسکے کہ ہمارے پاس قولداروں کے لئے مفید قانون موجود ہے اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ قولداروں کو نہیں پہنچ رہا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے؟ صرف یہی کہ عوام تیار نہیں ہیں۔ عوام کو تیار کرنا پڑیگا ۔ محض اعتراضات کرنے سے عملی دقتیں دور نہیں ہوسکتیں۔ یہ کہنا کہ گورنمنٹ دھیان نہیں دے رہی ہے اور اپوزیشن کی طرف سے دھیان دلایا جارہا ہے غلط ہے۔ عوام میں یہ تصور پیدا کرنا درست نہیں ہے بہتر یہ ہوگا کہ گورنمنٹ کے سامنے مواد پیش

کریں - مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ ضرور اس پر غور کریگی اور اگر گورنمنٹ ان باتوں پر غور نہ کرے تو ٹریژری بنچس کی جانب سے بھی گورنمنٹ پر یہ ظاہر کیا جائےگا کہ گورنمنٹ کو یہ عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اسپر زور دیا جائےگا کہ گورنمنٹ مزدوروں کی بھلائی کے لئے اقدامات کرے - لیکن محض اوس طرف سے یعنی مخالف کی بنچس کی جانب سے ایک رزولیوشن پیش کر دینا کافی نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ مزدوروں سے متعلق جو قانون موجود ہو اس سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ایک اور چیز عرض کرکے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - یہ کہا گیا کہ ۴ - ۵ ایکڑ زمین کی کاشت کرنے والا کاشتکار زرعی مزدور کو کیا ویجس دیسکتا ہے ؟ بڑے پیمانے پر کاشت کرنے والے زیادہ ویجس دیسکتے ہیں - ان تمام کے لئے اگر واقعی کچھ کرنا منظور ہو تو ہم کو مارل پریشر (Moral Pressure) لانا چاہئیے۔

اس کے بعد میں یہ عرض کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ مجھے اس میں وشواس نہیں ہے کہ اگر ہم اس طریقے سے حکومت کو متوجہ کریں تو وہ متوجہ نہیں ہوگی - حکومت ضرور مزدوروں اور عوام کی بھلائی کے لئے کوشش کررہی ہے اور آئندہ بھی کریگی لیکن ضرورت ہے کہ تمام کا زیادہ سے زیادہ تعاون رہے ۔

شری مادھو راؤ نرلیکر (ھنگولی - محفوظ)۔ مسٹر اسپیکر سر - پہلی مرتبہ جب زرعی مزدوروں کا مسئلہ ھاؤس کے سامنے آیا تھا تو اس وقت میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا . . .

Shri V.B. Raju I think the hon. Member has already spoken on this Resolution.

Mr. Deputy Speaker : No. Let him proceed.

شری مادھو راؤ نرلی کر - میں نے زرعی مزدوروں کے مسائل ھاؤس کے سامنے رکھے تھے - ان کی تعداد آبادی کی تقریباً ایک تہائی ہے۔جو زیادہ تر درج فہرست اقوام سے تعلق رکھتی ہے انہیں کسی طرح سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اتنی بڑی تعداد کے ساتھ کسطرح برتاؤ کیا جاتا ہے۔انہیں اپنے پاس تک بٹھانا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں - انکے پاس نہ تو کھیت ہوتے ہیں نہ زمین - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ . . . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا میں آنریبل ممبر کا نام معلوم کر سکتا ہوں ؟

شری مادھو راؤ نرلی کر - میرا نام مادھوراؤ نرلی کر ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - پہلی مرتبہ جب یہ رزولیوشن پیش ہوا تھا تو اس وقت آپ نے تقریر کی ہے۔ معاف کیجئے اب آپ کو موقع نہیں مل سکتا -

ಶ್ರೀ ಚಂದ್ರಶೇಖರ ಪಟೇಲ್ (ಕಮಲಾಪುರ) : ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೆ,

ಈ ವರೆಗೆ ನನಗೆ ಮಾತಾಡಲು ಅವಕಾಶ ಸಿಕ್ಕಿರಲಿಲ್ಲ. ಈಗ ಅಧ್ಯಕ್ಷರ ಅಪ್ಪಣೆಯ ಮೇರೆಗೆ ಮಾತಾಡಬೇಕೆಂದಿದ್ದೇನೆ.

ಕಾರಖಾನೆಯ ಕೂಲಿಕಾರರಿಗೂ ಒಕ್ಕಲುತನದ ಕೂಲಿಕಾರರಿಗೂ ವ್ಯತ್ಯಾಸವಿರುತ್ತದೆ. ಒಕ್ಕಲಿಗರು ವಿದ್ಯಾವಂತರಲ್ಲ ಅವರ ಮೇಲೆ ಕಾರಖಾನೆಯ ಮಾಲಿಕರ ಮೇಲೆ ಹಾಕಿದಂತೆ ಕಟ್ಟಳೆಗಳನ್ನು ಹೊರಿಸಿದಲ್ಲಿ, ಅವನ್ನು ಪಾಲನೆ ಮಾಡುವುದು ಅವರಿಂದ ಸಾಧ್ಯವಿಲ್ಲ. ನಿಯಮ ಗಳನ್ನು ಮಾಡಬೇಕಾದರೆ, ಅತಿ ಎಚ್ಚರಿಕೆಯಿಂದ ಎಲ್ಲ ವಿಷಯಗಳನ್ನು ವಿಚಾರಿಸಿಮಾಡಬೇಕು. ಒಕ್ಕಲಿಗರು, ಜಾಗೀರದಾರರು ಮತ್ತು ಜಮೀನುದಾರರು ತಮ್ಮ ಹೊಲಗಳಲ್ಲಿ ದುಡಿಸಿಕೊಳ್ಳುವ ಕೂಲಿಕಾರರಲ್ಲಿ ಭೇದ ಭಾವ ಇರುತ್ತದೆ ಎಂಬ ಭಾವನೆಯನ್ನು ಪ್ರತಿ ಪಕ್ಷದ ಮಾನ್ಯಸದಸ್ಯರು ತಮ್ಮ ತಲೆಯಿಂದ ತೆಗೆದುಹಾಕಬೇಕು ಮತ್ತು ಯಾವಾಗಲು ಇದೇ ಒಂದು ದೃಷ್ಟಿಯನ್ನಿಟ್ಟು ಕೊಂಡು ಪ್ರತಿಯೊಂದನ್ನು ವಿರೋಧಿಸುತ್ತ ಹೋದರೆ ಅದರಿಂದ ದೇಶಕ್ಕೆ ಹಾನಿಯೇ ಹೊರತು ಲಾಭವಿಲ್ಲ.

ಕಾರಖಾನೆಯ ಕೂಲಿಕಾರರಂತೆ ಒಕ್ಕಲುತನದ ಕೂಲಿಕಾರರಿಂದಲೂ ವೇಳೆಯ ಪ್ರಕಾರ ಕೆಲಸಮಾಡಿಸಿಕೊಳ್ಳುವುದು ಎಷ್ಟು ಸಾಧ್ಯವೆಂಬುದನ್ನು ಎಲ್ಲ ಮಾನ್ಯಸದಸ್ಯರು ವಿಚಾರಿಸ ಬಹುದು. ಒಂದು ವೇಳೆ ನಿಶ್ಚಿತ ಸಮಯದ ವರೆಗೆ ಕೆಲಸಮಾಡಿಸಿಕೊಳ್ಳುವ ಕಟ್ಟಳೆಯನ್ನು ಹಾಕಿದರೆ, ಉಳಿದ ವೇಳೆಯಲ್ಲಿ ಕೆಲಸಮಾಡಲು ಮತ್ತೊಂದು ಆಳನ್ನು ನಿಯಮಿಸಬೇಕಾ ಗುತ್ತದೆ. ಈ ಪ್ರಕಾರ ಒಂದೇ ಕೆಲಸಕ್ಕೆ ಎರಡು ಆಳುಗಳನ್ನು ನಿಯಮಿಸಿ ಅಷ್ಟು ಖರ್ಚು ಮಾಡುವ ಶಕ್ತಿ ನಮ್ಮ ಬಡ ಒಕ್ಕಲಿಗರಲ್ಲಿ ಇರುವುದಿಲ್ಲ. ಸರಿಯಾಗಿ ಹೇಳುವುದಾದರೆ, ಈಗಿನ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಯಲ್ಲಿ ಒಕ್ಕಲಿಗರಿಗಿಂತ ಹಳ್ಳಿಯ ಕೂಲಿಕಾರರು ಹೆಚ್ಚು ಸುಖವಾಗಿದ್ದಾರೆ. ವೇಳೆಗೆ ಸರಿಯಾಗಿ ಕೆಲಸ ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳುವುದಕ್ಕೆ ಒಕ್ಕಲಿಗರ ಹತ್ತಿರ ಗಡಿಯಾರಗಳು ಎಲ್ಲಿಂದ ಬರ ಬೇಕು? ಇದಲ್ಲದೆ, ಮಳೆಗಾಲದಲ್ಲಿ ಮೂರು ತಿಂಗಳು ಭೂಮಿಗೆ ಬೀಜ ಬಿದ್ದ ಮೇಲೆ ಆಳು ಗಳಿಗೆ ಹೆಚ್ಚಿನ ಕೆಲಸವಿರುವುದಿಲ್ಲ. ರಾಶಿಯ ಸಮಯದಲ್ಲಿ ಗಾಳಿಬಿಡದಿದ್ದರೆ ೧೦–೧೫ ದಿವಸಗಳ ವರೆಗೆ ದಾರಿನೋಡುತ್ತ ಹಾಗೆಯೆ ಕುಳಿತು ಬಿಡಬೇಕಾಗುತ್ತದೆ. ಈ ಪ್ರಕಾರ ಸುಮ್ಮನೆ ಕುಳಿತರೂ, ಒಕ್ಕಲಿಗನು ಕೂಲಿ ಹಿಡಿದುಕೊಳ್ಳುವುದಿಲ್ಲ. ಮಿಲ್ಲಿನ ಕೂಲಿಕಾರರಿಗೆ ರೊಕ್ಕದಲ್ಲಿ ಕೂಲಿಸಿಕ್ಕುವುದು. ಆದರೆ, ಹಳ್ಳಿಯ ಕೂಲಿಕಾರರಿಗೆ ಕೂಲಿ ಧಾನ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ಸಿಕ್ಕುವುದು. ಕಾರಖಾನೆಯ ಕೂಲಿಕಾರರಿಗೆ ಸಿಕ್ಕುವ ಸೌಕರ್ಯಗಳು ಹಳ್ಳಿಯ ಕೂಲಿಕಾರರಿಗೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು ಹೇಗೆ ಸಾಧ್ಯ? ಎಲ್ಲಿಯ ವರೆಗೆ ಹಳ್ಳಿಯ ಜನರು ವಿದ್ಯಾವಂತರಾಗುವುದಿಲ್ಲವೋ ಅಲ್ಲಿಯ ವರೆಗೆ ನಿಯಮಗಳ ಪಾಲನೆ ಬಹು ಕಷ್ಟ.

ಒಕ್ಕಲಿಗರು ಮತ್ತು ಕೂಲಿಕಾರರು ಬಂಧು ಭಾವನೆಯಿಂದ ನಡೆದುಕೊಳ್ಳುತ್ತಾರೆ. ಅವರ ಹತ್ತಿರ ಉಚ್ಚ–ನೀಚ ಈ ಪ್ರಕಾರದ ಭೇದ ಭಾವನೆ ಇರುವುದಿಲ್ಲ. ಆದರೆ ಕಾರಖಾನೆಯಲ್ಲಿ ಒಬ್ಬರು ಕುರ್ಚಿಯ ಮೇಲೆ ಕುಳಿತರೆ ಮತ್ತೊಬ್ಬರು ನೆಲದ ಮೇಲೆ ಕುಳಿತುಕೊಳ್ಳುತ್ತಾರೆ. ಸದ್ಯದ ರಾಜಕೀಯ ಪಕ್ಷಗಳು ತಮ್ಮ ಸ್ವಾರ್ಥದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಒಕ್ಕಲಿಗರ ಮತ್ತು ಕೂಲಿಕಾರರ ನಡುವೆ ಇರುವ ಮೈತ್ರಿ ಸಂಬಂಧಗಳಿಗೆ ಭಂಗ ತರಬೇಕೆಂದು ಪ್ರಯತ್ನಮಾಡುತ್ತಲಿವೆ. ಇದ ರಿಂದ ದೇಶಹಾಳಾಗಿ ಹೋಗುವುದು. ಇಂತಹ ಕಾನೂನುಗಳಿಂದ ಒಕ್ಕಲಿಗರು ಆರ್ಥಿಕ ದೃಷ್ಟಿ ಯಿಂದ ಮತ್ತಷ್ಟು ಹೀನಸ್ಥಿತಿಗೆ ಇಳಿಯುವರು. ಒಟ್ಟಾರೆ, ಒಕ್ಕಲುತನದ ಹುಟ್ಟುವಳಿ ಕಡಮೆ ಯಾಗುವುದು; ಆದಕಾರಣ, ಪ್ರತಿಪಕ್ಷದಿಂದ ಹಳ್ಳಿಯ ಕೂಲಿಕಾರರ ಬಗ್ಗೆ ಮಂಡಿಸಿದ ಠರಾವು ದೇಶಕ್ಕೆ ಅಪಾಯಕರವಾದುದು.

ಒಕ್ಕಲಿಗನು ಕೂಲಿಕಾರರಲ್ಲಿ ಕೈಲಾಗದವರು ಮತ್ತು ಚಿಕ್ಕವರು ಇದ್ದರೂ ಸಹ ಉದಾರ ಮನಸ್ಸಿನಿಂದ ಎಲ್ಲರಿಗೂ ಕೂಲಿ ಕೊಡುತ್ತಾನೆ. ಕೂಲಿಯವನು ಎಷ್ಟು ಕೆಲಸಮಾಡಿರುವನು

ಎಂಬ ಆಧಾರದ ಮೇಲೆ ಕೂಲಿ ಕೊಡುವುದಿಲ್ಲ. ಎಲ್ಲರಿಗೂ ಕೂಲಿಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂಬುದೇ ಒಕ್ಕಲಿಗನ ಮನಸ್ಸಿನಲ್ಲಿರುತ್ತದೆ. ಮಿಲ್ಲಿನಲ್ಲಿ ಹಾಗಿಲ್ಲ. ಎಷ್ಟು ತಾಸು ಕೆಲಸಮಾಡಿದರೆ ಅಷ್ಟೇ ತಾಸಿನ ಕೂಲಿ ಸಿಕ್ಕುವುದು.

ಈ ಎಲ್ಲ ಸೌಕರ್ಯಗಳು ಹಳ್ಳಿಯಲ್ಲಿರುವುದರಿಂದ ಮಿಲ್ಲಿನ ಕೂಲಿಕಾರರಂತೆ ಹಳ್ಳಿಯ ಕೂಲಿಕಾರರನ್ನು ನೋಡಲಿಕ್ಕೆ ಬರುವುದಿಲ್ಲ ಆದುದರಿಂದ ನಾನು ಈ ನಿರ್ಣಯವನ್ನು ವಿರೋಧಿಸುತ್ತೇನೆ.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب ساڑھے چھ بج چکے ہیں - ٹائیم ہو چکا ہے - اس رزولیوشن پر کافی بحث کرلی گئی ہے - آئندہ پرائیویٹ ممبرس کے باس کے دن آنریبل منسٹر نار لیبر اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائینگے - اسکے بعد یہ رزولیوسن ووٹ کے لئے ھاؤس کے سامنے رکھا جائیگا - اب اڈجورن ہوتے ہیں حسب معمول کل دو بجے ہم پھر ملینگے -

The House then adjourned till Two of the Clock on Wednesday, 2nd July, 1952.